ماہنامہ

انصار اللہ

قائداعظم کا پاکستان

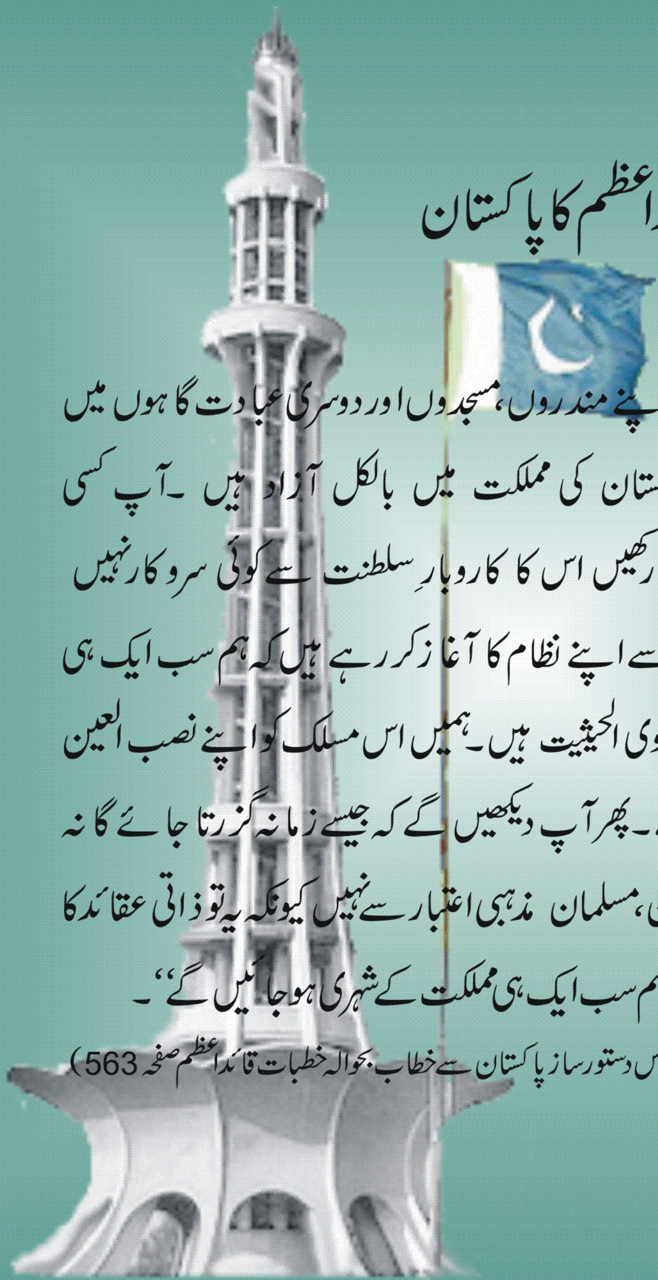

قائداعظم نے فرمایا؛

"آپ آزاد ہیں۔ اپنے مندروں، مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے آپ پاکستان کی مملکت میں بالکل آزاد ہیں۔ آپ کسی مذہب، فرقہ، عقیدہ سے تعلق رکھیں اس کا کاروبارِ سلطنت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم اس بنیادی اصول سے اپنے نظام کا آغاز کر رہے ہیں کہ ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہیں اور مساوی الحیثیت ہیں۔ ہمیں اس مسلک کو اپنے نصب العین کے طور پر سامنے رکھنا چاہئے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ جیسے زمانہ گزرتا جائے گا نہ ہندو، ہندو رہے گا اور نہ مسلمان، مسلمان مذہبی اعتبار سے نہیں کیونکہ یہ تو ذاتی عقائد کا معاملہ ہے بلکہ سیاسی لحاظ سے ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہو جائیں گے"۔

(مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب بحوالہ خطبات قائداعظم صفحہ 563)

اگست 2009ء

ظہور 1388

ایڈیٹر: نصیر احمد انجم

وطن کی محبت ایمان کا حصہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"۔۔۔۔جماعت احمدیہ نے پہلے دن سے ہی جب سے کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے ہمیشہ پاکستان اور مسلمانوں کے حقوق کے لیے قربانیاں دی ہیں۔ اس لیے یہ تو کبھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک احمدی کا کوئی مسلمان بھائی تکلیف میں ہو یا ملک پر کوئی مشکل ہو اور ایک احمدی پاکستانی شہری دور کھڑا صرف نظارہ کرے اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ پس جماعت احمدیہ نے اس ملک کے بنانے میں بھی حصہ لیا ہے اور انشاء اللہ اس کی تعمیر و ترقی میں بھی ہمیشہ کی طرح حصہ لیتی رہے گی۔ کیونکہ آج ہمیں "وطن کی محبت ایمان کا حصہ" ہے کا سب سے زیادہ ادراک ہے۔ آج احمدی ہے جو جانتا ہے کہ وطن کی محبت کیا ہوتی ہے۔۔۔۔"

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 612,611)

احمدی انصار کی تعلیم و تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: نصیر احمد انجم

ظہور 1430 ہش اگست 2009ء

جلد ------------------------ 50-

شمارہ ------------------------ 8

فون نمبر 047-6212982 ۔ فیکس 047-6214631

ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

- ریاض محمود باجوہ
- صفدر نذیر گولیکی
- محمود احمد اشرف

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: رانا شعیب حیدر

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ

دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: (پاکستان)

سالانہ .... ڈیڑھ سو روپے

قیمت فی پرچہ .... 15 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن 3

حدیث نبویؐ 4

عربی منظوم کلام 5

فارسی منظوم کلام 6

اردو منظوم کلام 7

کلام الامام 8

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے مطالعہ کی اہمیت 9-18

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم 19

حسن معاشرت ۔ عائلی زندگی 20-28

پتھری ۔ درد گردہ کا ایک سبب 29

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی کی یادیں 30-35

جائز خوف 36-37

نتیجہ امتحان سہ ماہی اوّل 2009ء 38-40

اداریہ

حب الوطنی کا تقاضا

قیام پاکستان پر باسٹھ سال پورے ہو رہے ہیں۔ان سالوں میں وطن عزیز طرح طرح کے بحرانوں سے دوچار رہا ہے۔کبھی ہم دشمن کی کھلی جارحیت کا نشانہ بنے اور کبھی پوشیدہ ریشہ دوانیوں کا شکار ہوئے۔کبھی سیلابوں نے اس دھرتی پر تباہی مچادی تو کبھی زلزلوں نے اس سرزمین کو تہ وبالا کر دیا،قدرتی آفات ہوں یا انسانوں کے برپا کیے ہوئے فسادات ہوں تاریخ کے ہر نازک موڑ پر احمدی وطن کے لیے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ان قربانیوں کا ذکر کرنے کی ضرورت اس لیے ہے کہ ایک طبقہ مذہبی عناد کے باعث ہمیں ملک وقوم کا غدار قرار دیتا ہے وگرنہ یہ قربانیاں احمدیوں کے ایمان کا تقاضا ہیں۔ان کی فطرت کی آواز ہیں۔ان کے جذبہ حب الوطنی کی عکاس ہیں۔

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”۔۔۔جماعت احمدیہ نے پہلے دن سے ہی جب سے کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے ہمیشہ پاکستان اور مسلمانوں کے حقوق کے لیے قربانیاں دی ہیں۔اس لیے یہ تو کبھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک احمدی کا کوئی مسلمان بھائی تکلیف میں ہو یا ملک پر کوئی مشکل ہو اور ایک احمدی پاکستانی شہری دور کھڑا صرف نظارہ کرے اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔

پس جماعت احمدیہ نے اس ملک کے بنانے میں بھی حصہ لیا ہے اور انشاءاللہ اس کی تعمیر و ترقی میں بھی ہمیشہ کی طرح حصہ لیتی رہے گی۔کیونکہ آج ہمیں ”وطن کی محبت ایمان کا حصہ“ ہے کا سب سے زیادہ ادراک ہے۔آج احمدی ہے جو جانتا ہے کہ وطن کی محبت کیا ہوتی ہے۔۔۔“ (خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 612,611)

اب پھر وطن عزیز کو ایک سنگین بحران کا سامنا ہے۔خدا کے فضل سے پوری قوم متحد ہو کر ان دہشت گردوں کے خلاف برسرپیکار ہے جو دنیا بھر میں ملک وقوم کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔پاک فوج وطن کے تحفظ کے لیے ایک بار پھر جانوں کے نذرانے پیش کر رہی ہے۔اس موقع پر مادر وطن کی حفاظت اور اس پاک سرزمین کا قرض چکانے کے لیے احمدی بھی اپنے جان و مال لیے حاضر ہیں۔ چنانچہ 27 مئی کو لاہور میں ریسکیو پولیس کے دفتر میں اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ایک مخلص احمدی مکرم غلام مصطفےٰ صاحب نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔پھر 19 جون کو ایک بہادر احمدی جوان مکرم میجر افضال احمد صاحب نے باجوڑ میں مادر وطن پر اپنی جان نثار کر دی۔دعا یہ ہے کہ یہ اور ان جیسی دیگر لاتعداد قربانیاں ضائع نہ جائیں۔خدا کرے وطن کے حسین چہرے پر سے بدنامی کے سب داغ دھل جائیں۔اور ہم اس منزل کے حصول میں کامیاب ہو جائیں جس کا خواب قائد اعظم علیہ الرحمۃ نے دیکھا تھا۔

القرآن

دنیا و آخرت کا ثواب

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا
نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ
نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

(سورہ ال عمران:146)

ترجمہ: اور کسی جان کے لئے مرنا ممکن نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کے اِذن سے ہو۔ یہ ایک طے شدہ نوشتہ ہے۔ اور جو کوئی دنیا کا ثواب چاہے ہم اُسے اس میں سے عطا کرتے ہیں اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے ہم اُسے اسی میں سے عطا کرتے ہیں اور ہم شکر کرنے والوں کو یقیناً جزا دیں گے۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

☆ ☆ ☆

حدیث نبوی ﷺ

خوش خُلقی

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِی اللّٰہ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسلَّم قَالَ : اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَ اَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.

(ترمذی ابواب البرو الصلۃ باب فی معاشرۃ الناس)

ترجمہ۔حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاق اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

☆☆☆

عربی منظوم کلام

وَحِیْدٌ فَرِیْدٌ لَاشَرِیْکَ لِذَاتِہٖ

تُحِیْطُ بِکُنْہِ الْکَائِنَاتِ وَسِرِّھَا
وَتَعْلَمُ مَاھُوَ مُسْتَبَانٌ وَّ مُضْمَرُ

تو کائنات کی کُنہ اور بھیدوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔اور جو ظاہر ہے اور جو (دل میں) پوشیدہ ہےتو اسے خوب جانتا ہے

وَ نَحْنُ عِبَادُکَ یَا اِلٰھِیْ وَ مَلْجَأِیْ
نَخِرُّ اَمَامَکَ خَشْیَۃً وَّ نُکَبِّرُ

اور میرے معبود اور میری پناہ! ہم تیرے بندے ہیں۔ہم خشیت سے تیرے آگے ہی گرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں

سَقَانِیْ مِنَ الْاَسْرَارِ کَاْسًا رَوِیَّۃً
وَ اِنْ کُنْتُ مِنْ قَبْلِ الْھُدٰی لَا اَعْثُرُ

اس نے مجھے اسرار کا سیرکن پیالہ پلایا اگرچہ میں اس راہنمائی سے پہلے (اس سے) آگاہ نہیں تھا۔

غَیُوْرٌ یُبِیْدُالْمُجْرِمِیْنَ بِسُخْطِہٖ
غَفُوْرٌ یُّنَجِّی التَّائِبِیْنَ وَیَغْفِرُ

وہ غیرت مند ہے۔اپنے غضب سے مجرموں کو ہلاک کردیتا ہے۔وہ بخشتا ہےتوبہ کرنے والوں کونجات دیتا ہےاور بخش دیتا ہے۔

وَحِیْدٌ فَرِیْدٌ لَاشَرِیْکَ لِذَاتِہٖ
قَوِیٌّ عَلِیٌّ مُّسْتَعَانٌ مُّقَدِّرُ

وہ یگانہ و یکتا ہے،اپنی ذات میں لاشریک ہےقوی (اور) بلند مرتبہ ہے،اسی سے مدد مانگی جاتی ہے(اور) تقدیر بنانے والا ہے

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ 31)

فارسی منظوم کلام

ہوش کُن ایں جائیکہ جائے فناست

از پئے دُنیا بریدن از خُدا
بس ہمیں باشد نشانِ اشقیا

دنیا کی خاطر خدا سے قطع تعلق کر لینا بس یہی بدبختوں کی نشانی ہے

چوں شود بخشائشِ حق برکسے
دل نمے ماند بدنیائش بسے

جب کسی پر خدا کی مہربانی ہوتی ہے تو پھر اس کا دل دنیا میں نہیں لگتا

خوشترش آید بیابانِ تپاں
تا دردنالد زہجرِ دلستاں!

اُس کو تپتا ہوا صحرا پسند آتا ہے تاکہ وہاں اپنے محبوب کے حضور میں گریہ و زاری کرے

پیش از مُردن بمیرد حق شناس
زینکہ محکم نیست دُنیا را اساس

عارف انسان تو مرنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے کیونکہ دُنیا کی بنیاد مضبوط نہیں ہے

ہوش کُن ایں جائیکہ جائے فناست
باخدا مے باش چوں آخر خداست

خبردار ہو کہ یہ مقام فانی ہے باخدا ہو جا۔ کیونکہ آخر خدا ہی سے واسطہ پڑتا ہے

(درثمین فارسی مترجم صفحہ 283)

اردو منظوم کلام

دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں
زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں
جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ اُن کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں
پر اُن کو اُس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں
اُن کے طریق و دَھرم میں گو لاکھ ہو فساد
کیسا ہی ہو عیاں کہ وُہ ہے جھوٹ اعتقاد
پر تب بھی مانتے ہیں اُسی کو بہر سبب
کیا حال کر دیا ہے تعصب نے ہے غضب
دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی
ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی
اے غافلاں وفا نہ کند ایں سرائے خام
دنیائے دُوں نماند و نماند بہ کس مدام

(درثمین اردو مطبوعہ رقیم پریس لنڈن صفحہ 11)

کلام الامام

نماز کی حلاوت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اگر تم اپنی نماز کو باحلاوت اور پُر ذوق بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اپنی زبان میں کچھ نہ کچھ دُعائیں کرو۔ مگر اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ نمازیں تو ٹکریں مار کر پوری کر لی جاتی ہیں پھر لگتے ہیں دُعائیں کرنے۔ نماز تو ایک ناحق کا ٹیکس ہوتا ہے۔ اگر کچھ اخلاص ہوتا ہے تو نماز کے بعد میں ہوتا ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ نماز خود دُعا کا نام ہے جو بڑے عجز، انکسار، خلوص اور اضطراب سے مانگی جاتی ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی صرف دُعا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دُعا ہی ہے۔

نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں بلکہ ایسے نمازیوں پر تو خود خدا تعالیٰ نے لعنت اور ویل بھیجا ہے چہ جائیکہ ان کی نماز کو قبولیت کا شرف حاصل ہو۔ **وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ** (الماعون:۵) خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ ان نمازیوں کے حق میں ہے جو نماز کی حقیقت سے اور اس کے مطالب سے بے خبر ہیں۔ صحابہؓ تو خود عربی زبان رکھتے تھے اور اس کی حقیقت کو خوب سمجھتے تھے۔ مگر ہمارے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس کے معانی سمجھیں اور اپنی نماز میں اس طرح حلاوت پیدا کریں۔............

''دیکھو خدا تعالیٰ کا اس میں فائدہ نہیں بلکہ خود انسان ہی کا اس میں بھلا ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کی حضوری کا موقعہ دیا جاتا ہے اور عرض معروض کرنے کی عزت عطا کی جاتی ہے جس سے یہ بہت سی مشکلات سے نجات پا سکتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ وہ لوگ کیونکر زندگی بسر کرتے ہیں جن کا دن بھی گذر جاتا ہے اور رات بھی گذر جاتی ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا انسان آج بھی ہلاک ہوا اور کل بھی۔'' (ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ 661)

☆ ☆ ☆

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے مطالعہ کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفائے سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں

(مرتبہ: مکرم ندیم احمد فخر صاحب)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے　　　اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

خدائے تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ''سلطان القلم'' کے آسمانی خطاب سے نوازا اور آپ کے قلم کو ''ذوالفقار علی'' قرار دیا گیا۔ آیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے بارے میں چند اقتباسات کا مطالعہ کریں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنا کس قدر ضروری ہے۔

زندگی بخش باتیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس کے سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔'' (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104)

روح القدس کی تائید۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

''میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے۔ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 483)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے، اس سے اُن کو پاک صاف کروں۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 38)

بھاری ذخیرہ معلومات: آپ فرماتے ہیں۔

''سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور سے ستر پچھتر کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق وباطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 578)

قلمی اسلحہ: حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے ...... پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے، اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اُتروں اور ...... کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہوسکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اُس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 38)

تکبر سے بچنے کا ذریعہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اُس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اُس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔''

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403)

اسی طرح تریاق القلوب میں بیان فرماتے ہیں:

''میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میری قلم سے قرآنی حقایق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔'' (روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 267)

آپ مزید تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گویا داستان گو کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں۔ بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دل سوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے، کی ہیں۔ ان کو گوش دل سے سنو اور ان پر عمل کرو۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 90)

از تحریرات حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو)

قرآن کریم کی تفسیر

''حضرت صاحبؑ کی کتابیں پڑھو اور خوب یاد رکھو کہ حضرت صاحب کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں۔''

(اصلاح نفس، انوار العلوم جلد 5 صفحہ 447)

اصلاح نفس کا ایک ذریعہ: ''اصلاح نفس کے لئے دوسری چیز یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ باقاعدہ حضرت صاحب کی کتب کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اگر ہر احمدی ایک یہ فیصلہ کر لے کہ حضرت صاحب کی کسی کتاب کا روزانہ کم از کم ایک صفحہ کا مطالعہ کیا کروں گا تو اس کا بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں وہ روشنی اور وہ معارف ہیں جو قرآن کریم میں مخفی طور پر بیان ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی اپنی کتب میں تشریح فرمائی ہے۔ حتّٰی کہ ایک ادنیٰ لیاقت کا آدمی بھی انہیں سمجھ سکتا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی کتب میں بھی وہ نور اور ہدایت ہے جو قرآن کریم میں ہے۔'' (تقریر دلپذیر۔ انوار العلوم جلد 10 صفحہ 92,93)

ملائکہ کا نزول: ''جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں۔ جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحبؑ کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحبؑ کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ خاص فیضان الٰہی کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے دیکھا ہے جب کبھی میں اس کو لے کر پڑھنے کے لئے بیٹھا ہوں، دس صفحے بھی نہیں پڑھ سکا کیونکہ اس قدر نئی نئی باتیں اور معرفت کے نکتے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دماغ انہیں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ تو حضرت صاحبؑ کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں، ان کا

پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ نئے نئے علوم کھلتے ہیں۔دوسری اگر کوئی کتاب پڑھو تو اتنا ہی مضمون سمجھ میں آئے گا جتنا الفاظ میں بیان کیا گیا ہوگا مگر حضرت صاحب کی کتابیں پڑھنے سے بہت زیادہ مضمون کھلتا ہے۔" (ملائکۃ اللہ، انوارالعلوم جلد 5 صفحہ 560)

آپ علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھنا ضروری ہے: "اللہ تعالیٰ نے جس قدر حضرت مسیح موعود پر افضال وانعام اور معارف اور حقائق کھولے ہیں اور جو صداقتیں ...... میں پائی جاتی ہیں، وہ آپ کی کتب میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت ......کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازے کھول دیئے۔پس بغیر ان کتب کو بار بار پڑھے اور قادیان میں کثرت سے آنے کے ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ جولوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہوجانا کوئی بات نہیں جب تک کہ سلسلہ سے کماحقہ واقفیت نہ پیدا ہو۔مثلاً کوئی شخص کسی ایسے اعلیٰ درجہ کے مکان میں داخل ہو جس کی کوئی نظیر نہ ہو،مگر داخل ہوتے ہی آنکھیں بند کرلے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس مکان کی خوبصورتی کو نہ تو دیکھ سکتا ہے اور نہ اس سے کچھ لطف اٹھا سکتا ہے یا اسی طرح کوئی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا لیمپ ہو اس کی روشنی سے ایک ایسا شخص تو فائدہ اٹھا سکے گا جو اس سے بہت فاصلہ پر ہو، مگر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو قریب بیٹھا ہو، اگر اپنی آنکھیں بند کرلے۔ایسا انسان تو خواہ اپنا منہ لیمپ کے اندر بھی لے جائے تو بھی اس کی روشنی سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔یہی حال ہے ایسے انسان کا جو سلسلہ میں تو داخل ہو مگر اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور ان معارف اور حقائق کو نہ دیکھے جو خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھے ہیں۔" (خطبہ جمعہ 15 جون 1917ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 5 صفحہ 487)

ایک ایک لفظ بیش قیمت خزانہ ہے: "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے......اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں؟ تو میں کہوں گا، آپ کی ایک سطر کے مقابلے میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے انتہائی کوشش صرف کردوں گا۔ہماری کتابیں کیا ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔اس کی تشریحیں ہیں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت 1925ء صفحہ 39)

کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس: ''امراء اور پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا درس دیں۔ یہ محض وعظ نہیں ہوگا کیونکہ یہ اپنے اندر مشاہدہ رکھتا ہے قرآن کریم وعظ نہیں بلکہ وہ مشاہدات پر حاوی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مشاہدات پر مبنی اور مشاہدات پر حاوی ہیں۔ ایک عام واعظ تو یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں یہ لکھا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے انبیاء یہ نہیں کہتے کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پر یہ لکھا ہے۔ ہماری زبان پر یہ لکھا ہے۔ ان کا وعظ ان کی سوانح عمری ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی کتب پڑھنے سے واعظ والا اثر انسان پر نہیں پڑتا بلکہ مشاہدہ والا اثر پڑتا ہے۔ جس طرح دعا نماز کا مغز ہے اسی طرح انبیاء کی کتب میں نصیحت کا مغز ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔''

(خطبات محمود جلد 11 صفحہ 283-284)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی مثال: حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کی روانی کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑوں پر برسا ہوا پانی بہتا ہے۔ بظاہر اس کا کوئی رُخ معلوم نہیں ہوتا مگر وہ خود اپنا رُخ بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں الٰہی جلال ہے اور وہ تصنع سے بالا ہے۔ جس طرح پہاڑوں کے قدرتی مناظر ان تصویروں سے کہیں زیادہ دلفریب ہوتے ہیں جو انسان سالہا سال کی محنت سے تیار کر کے میوزیم میں رکھتا ہے، اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت بھی سب سے فائق ہے۔ انسان کتنی محنت سے پہاڑ کی تصویر تیار کرتا ہے مگر کیا وہ پہاڑ کے اصل نظاروں کا کام دے سکتی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے صرف سے سمندروں کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں مگر سمندر جوش میں ہو تو کیا اس وقت کے نظاروں کا کام تصویر دے سکتی ہے۔ تصویر کے اندر نہ وہ دلکشی ہو سکتی ہے اور نہ ہیبت وشوکت، اسی طرح باقی سب تحریریں تصویریں ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات قدرتی نظارہ۔'' (خطبات محمود جلد 13 صفحہ 221)

از تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

کتب کو کثرت سے پڑھا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا:

''......پس یہ ہے ایک احمدی کا مقام اور اس کو سمجھنے کے لئے اور اس کو یاد رکھنے کے لئے پہلی اور آخری ضروری

چیز یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو کثرت سے پڑھا کریں.......... آج کے مسائل کو حل کرنے کے لئے، آج کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے اور یہ انقلاب عظیم جو اپنے عروج کی طرف حرکت میں آ گیا ہے۔ اس حرکت کا ایک حصہ بننے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔

ایک بات میں بتا دوں اور میں اپنے تجربے سے کہتا ہوں اور علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جو تفسیر قرآنی ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ آپ کی کوئی کتاب لے لو چھوٹی ہو یا بڑی اور اس کو سو دفعہ پڑھو سو دفعہ ہی آپ کو اس میں سے نئے معانی نظر آ جائیں گے۔ یہ اس قسم کی تفسیر ہے۔ آپ کی کتب عام کتابوں کی طرح نہیں بلکہ خدا سے سیکھی ہیں۔ قرآن کریم کی یہ تفسیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپ پر فدا ہو کر فنافی الرسول کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے سکھائی اور خدا خود آپ کا معلم بن گیا۔'' (مشعل راہ جلد 2 صفحہ 443)

آپ علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں: ''پہلی چیز تو یہ ہے کہ ایسے نوجوانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔'' (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 203)

درثمین کو کثرت سے پڑھیں: ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بالخصوص درثمین کو کثرت سے پڑھیں اور دعا کرنے کی عادت ڈالیں۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ 11 / اکتوبر 1970ء صفحہ 4)

غیر محدود مضامین: ''بعض دفعہ حضور علیہ السلام ایک فقرہ لکھتے ہیں اور آپ ساری عمر بھی گزار دیں تو اس فقرے کا مضمون ختم نہیں ہوگا۔ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کا ایک فقرہ اٹھایا اور پانچ سات خطبات جمعہ اس ایک فقرے پر دے دیئے۔ اتنا مضمون اس کے اندر بھرا ہوا تھا۔'' (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 471)

ان تحریرات کی قیمت بیان نہیں ہو سکتی: ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ...... تعلیم کو بڑی خوبی اور بڑے حسن اور بڑی وضاحت سے ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ مگر ایسے نوجوان جو اس خزانے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو توجہ دلائیں اور بتائیں کہ یہ وہ تعلیم ہے جسے آپ نے پیش کیا ہے۔ یہ وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے جسے آپ نے بیان فرمایا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کے جلوے ہیں جنہیں آپ نے اپنی کتابوں میں بھر دیا ہے۔ اور یہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات ہیں جن پر آپ نے بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے...... پس یہ

آپ نے اتنے عظیم خدا، اتنے طاقتور خدا، اتنے بلند خدا، اتنے وسعتوں والے خدا، اتنے کبیر خدا اور اتنے رزاق خدا جو ہر صفت میں یکتا اور واحد و یگانہ خدا ہے، سے دنیا کو متعارف کرایا اور ہمیں یہ ہدایت فرمائی کہ ہر صفت کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ اور قرآن کریم نے کہا ہے کہ تم اپنے قویٰ کی تربیت کر رہے ہو گے تو ان کی ہی تربیت نہیں ہو گی جب تک میری صفات سے اثر پذیر ہونے والے نہیں بنو گے یعنی میری صفات کا رنگ اپنے اندر پیدا نہیں کر رہے ہو گے۔ پس آپ نے عظیم تعلیم ......کی نہایت حسین رنگ میں بڑی واضح بیان کے ساتھ ہمارے سامنے رکھی۔ اس کی قیمت بتاؤں کتنی ہے۔ زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے اس کی بھی وہ قیمت نہیں جو اس کی قیمت ہے۔''

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ 208-207)

ان کتب کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں آپ کی عزت ہوگی: ''پس آج آپ کو میری نصیحت یہی ہے اور یہ بڑی بنیادی اور اہم نصیحت ہے اور میں اسے بار بار دہرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں اس کے نتیجہ میں آپ کے شیطان کے بیسیوں حملوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں آپ کی عزت ہوگی اور آپ کی زندگی کے کاموں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔'' (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 46)

روزانہ تین صفحات پڑھنے کا عہد کریں: تربیتی کلاس کے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر آپ یہاں سے یہ عہد کر کے جائیں گے کہ ہم روزانہ پانچ صفحات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھیں گے بلکہ میں پانچ کی شرط کو بھی چھوڑتا ہوں اگر آپ تین صفحات روزانہ پڑھنے کا بھی عہد کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تھوڑے عرصہ ہی میں آپ کے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں گی اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے آپ کو اس قدر حصہ ملے گا کہ آپ دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والے ہوں گے۔ تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے اس کے بعد آپ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس کے ایسے بندے بن جائیں گے جو اس کے پسندیدہ بندے ہوتے ہیں۔ آپ دنیا کے راہنما اور قائد بن جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ حاصل کریں گے لیکن اس قیادت اور راہنمائی اور خدا تعالیٰ کے فضل اور برکتوں کا حصول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ تفسیر قرآن کریم سے باہر نہیں ہوسکتا۔ سو میں آپ کو بار بار تاکید کروں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ تین صفحات روزانہ پڑھنا شروع کر دیں گے تو پھر آپ کو اس کی عادت پڑ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں آپ کی پڑھائی پر یا اگر آپ کوئی کام کر رہے ہیں یا تو

آپ کے کام پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ یہ مطالعہ ان پر اچھا اثر ڈالے گا۔ اگر آپ میں کوئی پڑھنے والا ہے تو اس مطالعہ کے نتیجے میں اس کے ذہن میں جلا پیدا ہوگی اور اس کے اندر ایک نور پیدا ہوگا اور پھر وہ دوسرے مضامین کیمسٹری اور انگریزی وغیرہ کو بآسانی سمجھنے لگے گا اور امتحان میں اسے اچھے نمبر ملیں گے اور اگر وہ کوئی کام کر رہا ہے تو اس کے کام میں Efficiency پیدا ہو جائے گی۔'' (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 45)

روزانہ آپ علیہ السلام کی تحریرات کا مطالعہ کریں: ''قرآن کریم کی وہ تفسیر جو آج کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں پائی جاتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور وہ علوم جو ان کتب میں پائے جاتے ہیں ہر احمدی کی جان اور اس کی روح ہیں اگر آپ ان کتب سے یا ان کتب میں بیان کئے گئے علوم سے ناواقف ہیں تو گو احمدیت تو پھیل کر رہے گی اور اس کو مٹانا مشکل ہوگا۔ لیکن تم ایک ایسے مردہ جسم کی طرح ہو جاؤ گے جس میں جان نہیں ہوگی۔

پس وہ بنیادی نصیحت جو میں اپنے بچوں کو اس وقت کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب یا آپ کے ملفوظات کا کوئی حصہ پڑھ لیا کریں۔ ملفوظات سے اگر آپ شروع کریں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ان میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ عام فہم ہیں اور جن الفاظ میں انہیں اخبارات نے محفوظ کیا ہے وہ بھی آسان اور عام فہم ہیں ان میں مثلاً مختلف سوالات کے جوابات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کئے گئے یا ان سوالات کا جواب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا ہے۔'' (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 45)

''کتنا ہی بدبخت ہے وہ بچہ جس کا باپ اس کو اس روحانی ورثہ سے محروم کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں دوبارہ لاکر ہمیں دیا ہے اور کتنا ہی بدبخت ہے وہ باپ جسے یہ خیال ہے کہ اس کی مادی دولت اور جائیداد تو اس کی اولاد میں بطور ورثہ کے جائے لیکن اسے یہ خیال نہیں کہ یہ روحانی ورثہ اور...... کا یہ کھویا ہوا مال جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اس زمانہ میں دوبارہ ملا ہے اس کی اولاد میں نہ جائے۔'' (الفضل 26 دسمبر 1956ء صفحہ 2)

از تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو یاد کریں: ''کیسی پیاری راہ حمد کی ہمارے لئے آپ نے معین کر دی ہے۔ انکساری اور عاجزی کی کیسی حسین شاہراہ ہمارے لئے کھول دی ہے۔ یہ وہی شاہراہ ترقی (دین حق) ہے جس پہ چل کر

ہمیں فتوحات نصیب ہوں گی۔ یہ وہی رستہ ہے جس رستے سے خدا ملتا ہے۔ بے شمار رحمتیں ہوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر کہ جنہوں نے انانیت کی ساری راہیں بند کر دیں اور عاجزی کی ساری راہیں کھول دیں۔ ایک ایک شعر، ایک ایک مصرعہ، ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ہی آپ کی سچائی کی دلیل ہے۔ کوئی سعید فطرت انسان اگر اس کلام کو سنے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کلام کے کہنے والے کے حق میں اس کی سچائی کی گواہی نہ دے۔ حیرت انگیز طور پر پاکیزہ جذبات، عشق میں ڈوبا ہوا یہ کلام سن کر روح پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔

جب یہ کلام پڑھا جا رہا تھا تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ وہ احمدی نوجوان جو یہ کہتے ہیں کہ ہم دعوۃ الی اللہ کیسے کریں؟ ہمیں دلائل یاد نہیں، ہمیں ملکہ نہیں کہ مناظرہ کر سکیں، ہمیں عربی نہیں آتی ہمیں استدلال کا طریق معلوم نہیں، میں سوچ رہا تھا کہ انہیں اس سے زیادہ اور کس چیز کی ضرورت ہے کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود کا کلام یاد کریں اور درویشوں کی طرح گاتے ہوئے قریہ قریہ پھریں اور اسی کلام کی منادی کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ آ گیا ہے جس کے آنے کے ساتھ تمہاری نجات وابستہ ہے۔ ایسا پُر اثر کلام، ایسا پاکیزہ کلام، ایسا حکمتوں پر مبنی کلام، خدا کی حمد کے گیت گاتا ہوا ایسا کلام جس کے متعلق بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ:

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

حقیقت یہ ہے کہ جب حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے یہ شعر کہا ہو گا تو یقیناً اور لازماً آسمان پر ملائکہ بھی آپ کے ہم آواز ہو کر یہ شعر گا رہے ہوں گے اور وہ ساری حمد آپ کے پیچھے پڑھ رہے ہوں گے جو خدا کی حمد میں آپ نے اظہار محبت اور عشق کیا۔" (مشعل راہ جلد سوم صفحہ 43-44)

از تحریرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی طرف توجہ کریں: "......اس زمانے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تفاسیر اور علم کلام سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کے لئے جن کو اُردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اردو میں ہیں۔ اکثریت اردو میں ہیں، چند ایک عربی میں بھی ہیں، پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کے لئے ...... میں درسوں کا انتظام موجود ہے ان میں بیٹھنا چاہئے اور درس سننا چاہئے۔ پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ اور ایم ٹی اے والوں کو بھی مختلف ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اپنے

پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل کرنے چاہئیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے تراجم بھی ان کی زبانوں میں پیش ہوں۔ جہاں جہاں تو ہو چکے ہیں اور تسلی بخش تراجم ہیں وہ تو بہرحال پیش ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اردو دان طبقہ جو ہے ملک جو ہیں وہاں سے اردو کے پروگرام بن کے آنے چاہئیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کے معرفت کے نکات دنیا کو نظر آئیں اور ہماری بھی اور دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب بنیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 25 جون تا یکم جولائی 2004ء)

بے بہا خزانہ: تو سب سے پہلے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں ان کو پڑھیں کیونکہ آپ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں۔ اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے راستے بھی کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلان کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی علم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے جو ان کے دنیادار پروفیسر ان کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہو سکتا ہے اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004ء صفحہ 5 کالم 2)

بہت بڑا علم کا خزانہ۔ پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہیے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہرحال ایک کام ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہیے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2004 مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 8 اکتوبر 2004ء صفحہ 6 کالم 1)

نعت

کلام ابنِ کریم

میری وردِ زباں ہے یہی اک کلام
اس پہ لاکھوں درود اور کروڑوں سلام
جب سے میں نے ہے سمجھا مقامِ نبیؐ
مالا جپتا ہوں ان کی بصد احترام
سہہ کے جورو ستم گالیاں سن کے بھی
وہ پلاتا رہا سب کو اُلفت کے جام
اُس نے روشن کیے سب ہیں کون و مکاں
وہ ہے نور مجسم وہ خیرالانام
وہ ہے ختم رُسل رحمت کُل جہاں
اُس پہ بھیجو درود اُس پہ لکھو سلام
اُس کی قسمت میں لکھی ہے فتح مبیں
کفروباطل کو اُس نے کیا زیر دام
ریگزاروں کو اُس نے کیا گل فشاں
ابر رحمت بنا میرے آقا کا نام
اک نظر کا ہے طالب یہ ابن کریم
میرے مرشد کرم میرے آقا سلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا ایک پہلو

حسنِ معاشرت۔عائلی زندگی

(مرتبہ: مکرم مجید احمد بشیر صاحب)

قرآن شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کے لئے ایک بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ آپؐ کی سیرت طیبہ قرآن کریم کی مکمل تفسیر تھی۔حضرت عائشہؓ سے جب کسی نے آپ کی سیرت کے بارہ میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کَانَ خُلُقُہ القُرآن یعنی آپ کی سیرت قرآن میں آجاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

کہ میں بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ بلاشبہ آپؐ نے مکارم اخلاق کے بہترین نمونے قائم فرمائے اور ہر خلق کو اس کی معراج تک پہنچا دیا۔چنانچہ اب عرش عظیم نے اس پر یہ شاندار گواہی دی کہ

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (سورہ القلم 5)

کہ اے نبی یقیناً آپ عظیم الشان اخلاق فاضلہ پر قائم ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"...... کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام اُن اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے۔ **وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ** (القلم:5) تو خلقِ عظیم پر ہے۔اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کے انتہائی کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے...... ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاق فاضلہ وشمائل حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفس محمدی میں موجود ہیں۔سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔"

(براہین احمدیہ چہار حصص روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 606 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پھر ایک اور جگہ پر آپ فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے۔ آپؐ کیا بلحاظ اپنے اخلاق فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسی اور عقد ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے غرض ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بے جا ضد اور عداوت نہ ہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپؐ "تخلقوا باخلاق اللہ" کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں۔'' (الحکم 10 اپریل 1902ء صفحہ 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

''اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ .... اگر خلق عظیم پر کوئی شخص ہے تو وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسا کہ فرمایا وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:5) یعنی تو اپنی تعلیم اور اپنے عمل میں اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کے بارے میں فرماتے ہیں تو اے نبی ایک خلق عظیم پر مخلوق ومفطور ہے یعنی اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم اور مکمل ہے کہ اس پر زیادت متصور نہیں۔ کہ یہ جو اعلیٰ اخلاق ہیں اتنے مکمل آپ میں پائے جاتے ہیں کہ اس سے زیادہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 2005ء بمقام بیت الفتوح لندن از خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 108)

انسانی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت اعلیٰ نمونہ دکھا کر اور بے نظیر مثال قائم کر کے اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر پہلو انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہے جو سراسر خیر و برکت کا موجب ہے۔

چونکہ تمدن عالم کی اساس اور بنیاد تمام تر ازدواجی زندگی پر منحصر ہے۔ اس لئے بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ کاملہ وہی شخصیت ہو سکتی ہے جو اپنی عائلی زندگی کا بہتر سے بہتر نمونہ پیش کرے۔ بانی اسلام ﷺ نے، جو نوع بشر کے لئے زندگی کے ہر شعبہ میں کامل نمونہ تھے، ازدواجی زندگی کا جو اسوۂ حسنہ پیش کیا ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ آپؐ نے نہ صرف اس پہلو سے کمال اعتدال اور انصاف پر مبنی تعلیم پیش فرمائی بلکہ عملی رنگ میں اس کا بہترین نمونہ پیش کر کے دکھایا اور فرمایا۔

''تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ (بیویوں) کے ساتھ حسن سلوک میں بہتر ہے۔ اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں۔ (ترمذی کتاب المناقب)

آپؐ کے ان الفاظ کو اگر اس بارہ میں آپ کی تعلیم اور آپؐ کے تعامل کا خلاصہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ آپؐ کی خانگی زندگی یقیناً ان الفاظ کی بہترین تفسیر ہے۔

احکام الٰہی بابت عائلی زندگی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تمام دنیا میں عورت کو نہایت حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا تھا اور مردوں کے لئے صرف نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کا آلہ قرار دیا جاتا تھا۔ جس پر جائز و ناجائز تصرف کرنے کا مرد اپنے آپ کو ہر طرح حقدار سمجھتے۔ ان حالات میں آپ کا وجود رحمۃ للعالمین بن کر آیا اور اس نے فرقۂ نسواں کی حالت زار کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائی۔ اور فرقۂ نسواں سے متعلق سب سے پہلا کام یہ کیا کہ عورت کی حقیقی قدر و منزلت قائم کرنے پر بہت زور دیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً سورہ الروم 22

ترجمہ: کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے ہی عورتوں کو پیدا کیا ہے تا کہ تم ان سے تسکین پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان الفت اور محبت پیدا کی ہے۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ عورتوں کا تم میں سے ہی پیدا کرنا، اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ بھی تمہاری طرح ہی معزز ہیں۔ تمہارا ان کو حقیر سمجھنا اپنے آپ کو حقیر قرار دینا ہے۔ جب تم ان سے تسکین حاصل کرتے ہو۔ محبت اور رغبت پاتے ہو تو کیونکر انہیں حقیر قرار دیتے ہو۔ پھر فرمایا:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (سورۃ البقرہ: 188)

ترجمہ: کہ عورتیں تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح لباس زیب و زینت کا باعث ہوتا ہے۔ اور آرام و آسائش کا موجب بنتا ہے۔ اسی طرح مرد اور عورت بھی رشتہ ازدواج میں منسلک ہو کر نہ صرف ایک دوسرے کے لئے ناپاک اور گندے افعال سے محفوظ رہنے اور تسلی اور تسکین پانے کا ذریعہ ہیں بلکہ ایک دوسرے کا لباس ہو کر ایک دوسرے کی حفاظت بھی کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر فرماتا ہے

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (سورۃ النساء: 20)

ترجمہ: کہ اپنی بیویوں سے حسن سلوک کرو خواہ تمہیں ان کی کوئی بات ناپسند ہی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم اپنی کوتاہ بینی سے کوئی بات ناپسند کرو مگر اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لئے موجب خیر و برکت بنایا ہو۔

اس آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اگر عورت حسب پسند نہ بھی ہو تو بھی خاوند کا فرض ہے کہ اس سے حسن سلوک کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو بات ناپسند ہوگی۔ اسی کو خدا تعالیٰ برکت کا موجب بنا دے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

''جب شادی ہو گئی تو اب شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کریں، نیک سلوک کریں، ایک دوسرے کو سمجھیں، اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ کی بات مانتے ہوئے ایک دوسرے سے حسن سلوک کرو گے تو بظاہر ناپسندیدگی، پسند میں بدل سکتی ہے اور تم اس رشتہ سے زیادہ بھلائی اور خیر پا سکتے ہو کیونکہ تمہیں غیب کا علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ غیب کا علم رکھتا ہے۔ اور سب قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ تمہارے لئے اس میں بھلائی اور خیر پیدا کر دے گا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 10 نومبر 2006ء بمقام بیت الفضل لندن۔ خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 569)

اسلام کی پاکیزہ تعلیم میں عورتوں کے حقوق کے ساتھ ان کے فرائض کا بھی ذکر بیان کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لهن مثل الذی علیهن بالمعروف وللرجال علیهن درجة (سورة البقره 229)

ترجمہ: اور ان (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مردوں) پر اتنا ہی حق ہے جتنا (مردوں) کا ان پر ہے۔ حالانکہ مردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ جس طرح عورتوں کے کچھ حقوق مقرر ہیں اسی طرح ان کی کچھ ذمہ داریاں اور فرائض بھی ہیں لیکن مجموعی طور پر گھر کا نظام قائم رکھنے کے لئے مردوں کو ان پر ایک فوقیت دی گئی ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (سورۃ النساء:35)

ترجمہ: یعنی مرد عورتوں پر نگران ہیں۔ اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر) خرچ کرتے ہیں۔

یہ ہے اسلام کی اعلیٰ تعلیم۔ اسلام نے عورت کو ملکہ بنا کر گھر میں ایک تخت پر بٹھا دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ اپنے گھر کی

ذمہ داریاں ادا کرنے والی، اپنے بچوں کو سنبھالنے والی، اپنے خاوند کے گھر اور خاندان کی ایک مکمل اور با اختیار نگران ہے۔لیکن نظام کسی منتظم کے بغیر چل نہیں سکتا اس لئے مرد کا یہ فرض اور ذمہ داری ٹھہرائی کہ وہ گھر کے اخراجات اور باہر کی ذمہ داریاں بھی ادا کرتا رہے اور کمزور صنف کی تربیت کے لئے اسے نگران بھی مقرر فرمایا۔

یہ ہے وہ پاکیزہ تعلیم جو کہ قرآن شریف نے پیش کی ہے۔اور جب کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اس تعلیم کے عین مطابق تھے اور آپ کی بعثت کا بڑا مقصد ہی ان اعلیٰ اخلاق کا قیام تھا اور یہی وہ تعلیم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازدواجی زندگی کی قدر و منزلت اور اہمیت قائم کرنے کے متعلق دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی کی چند ایمان افروز جھلکیاں

ازدواجی زندگی کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایات پیش کرنے کے علاوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کا خلاصہ اپنے اس قول میں فرما دیا کہ

خیر کم خیر کم لاھلہ وانا خیر کم لاھلی

ان الفاظ میں جہاں رسول کریمؐ نے سب سے بہتر انسان اسے قرار دیا ہے جو اپنے اہل سے سب سے بڑھ کر حسنِ معاشرت کرے۔ وہاں اپنے آپ کو اس بارہ میں بہترین مثال اور نمونہ کے طور پر پیش فرمایا ہے اور جب آپؐ کے اسوہ کو دیکھا جائے تو صمیم قلب سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ فی الواقعہ آپؐ سب سے بڑھ کر اپنی بیویوں سے حسن سلوک کرنے والے تھے۔آپؐ کا نمونہ گھریلو زندگی میں ہر لحاظ سے بے مثال اور بہترین تھا۔

گھریلو زندگی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ گھر میں داخل ہوتے ہی بلند آواز سے السلام علیکم کہتے اور رات کے وقت تشریف لاتے تو سلام ایسی آہستگی سے فرماتے کہ اگر بیوی جاگتی ہو تو سن لے اور اگر سو گئی ہے تو جاگ نہ پڑے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپؐ کے اہل بیت کا بیان ہے کہ آپؐ گھر میں بلند آواز سے کلام نہیں کرتے تھے۔ نہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بُرا مناتے تھے۔ بلکہ ایک لازوال بشاشت اور ایک دائمی مسکراہٹ ہمیشہ آپ کے چہرہ مبارک پر ہوتی تھی۔ (طبقات ابن سعد، جلد اوّل صفحہ 365 بحوالہ الفضل 16 جولائی 2004ء صفحہ 3)

حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی درشت کلمہ اپنی زبان پر نہ لاتے۔

حضرت عائشہؓ کا یہ بھی بیان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرتؐ نے کبھی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا نہ کبھی کسی خادم کو مارا۔

(شمائل الترمذی باب فی خلق رسول اللہ بحوالہ روزنامہ الفضل 16 جولائی 2007ء صفحہ 3)

آپؐ نے کھانے میں کبھی کوئی عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوتا تو کھا لیتے ورنہ خاموشی سے اٹھ جاتے کوئی تکلیف دہ لفظ استعمال نہیں کرتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبیؐ)

گھر کے کاموں میں شرکت

گھر میں موجودگی کے دوران آپؐ ازدواج کے شانہ بشانہ گھر کے معمولی کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ دنیا کا سب سے معمور الاوقات وجود جس سے بڑھ کر مصروفیت کا تصور بھی ممکن نہیں۔ جس کے نازک کندھوں پر دنیا کی ہدایت اور ایک عالم تک پیغام حق پہنچانے کی ذمہ واری تھی بندوں کے حق ادا کرنے کے علاوہ آپ کو اپنے مولیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا تھا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جتنا وقت آپؐ گھر پر ہوتے تھے گھر والوں کی مدد اور خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ کو نماز کا بلاوا آتا اور آپؐ مسجد تشریف لے جاتے۔

(بخاری کتاب الادب باب کیف یکون الرجل فی اھلہ)

حضور اکرم ﷺ گھر کے جو کام کرتے تھے ان کا نقشہ حضرت عائشہؓ نے اس طرح کھینچا ہے کہ

آپ تمام انسانوں کی طرح ایک انسان تھے کپڑے کو خود پیوند لگا لیتے تھے بکری کا دودھ دوہتے۔ اور ذاتی کام خود کر لیا کرتے تھے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 242 و 397)

اسی طرح بیان کیا کہ اپنے کپڑے خود سی لیتے تھے۔ جوتے ٹانک لیتے تھے اور گھر کا ڈول وغیرہ خود مرمت کر لیتے تھے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 33756 بحوالہ روزنامہ الفضل 16 جولائی 2004ء صفحہ 4)

ایک اور روایت ہے کہ آپؐ اپنے کپڑے صاف کر لیتے، ان کو پیوند لگاتے۔ بکری کا دودھ دوہتے۔ اُونٹ باندھتے، ان کے آگے چارہ ڈالتے، آٹا گوندھتے اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل 16 جولائی 2004ء صفحہ 4)

رات کو دیر سے گھر لوٹتے تو کسی کو زحمت دیئے یا جگائے بغیر کھانا یا دودھ خود تناول فرما لیتے۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف)

گھر میں کام کاج کے ساتھ اپنی ازواج کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں شامل ہوتے اور اسے بھی کبھی بھی وقت کا ضیاع نہ سمجھتے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ

جب میں بیاہ کر آئی تو میں حضورؐ کے گھر میں بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔اور میری سہلیاں بھی تھیں۔جو میرے ساتھ مل کر گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔جب حضورؐ گھر تشریف لاتے اور ہم کھیل رہی ہوتیں تو میری سہیلیاں حضورؐ کو دیکھ کر ادھر اُدھر کھسک جاتیں لیکن حضورؐ ان سب کو اکٹھا کر کے میرے پاس لے آتے اور پھر وہ میرے ساتھ مل کر کھیلتی رہتیں۔(صحیح بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس حدیث نمبر 5665 بحوالہ روزنامہ الفضل 16 جولائی 2007 صفحہ 4)

ازواج سے حسن سلوک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف قولاً عورت کے حقوق کی حفاظت کی بلکہ عملاً بھی اس کی عزت اور محبت کی ایک زبردست مثال قائم کی۔آپ عدل و انصاف اور حسن معاشرت کا ایک کامل نمونہ تھے۔آپ حتی الوسع اپنی بیویوں کے احساسات اور جذبات کا بہت خیال رکھتے تھے۔چنانچہ ایک دفعہ آپ نے حضرت عائشہؓ جو آپؐ کی بیویوں میں سے سب سے زیادہ نوعمر تھیں ایک کھیل خود اپنے اوٹ میں کھڑا کر کے دکھایا اور آپؐ وہاں سے اس وقت تک خود نہ ہلے جب تک کہ وہ خود سیر ہو کر ہٹ نہ گئیں۔ (بخاری کتاب العیدین باب اعراب والادق)

بیویوں میں سے کوئی بیمار پڑ جاتی تو آپ بذات خود تیمارداری فرماتے۔سفر میں جو بھی بیوی ہمراہ ہوتی اس کے آرام اور دلداری کا خاص خیال رکھتے۔الغرض ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال عدل اور احسان اور مروت کے ساتھ ساری زندگی میں سب کے حقوق ادا کئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی ازواج سے حسن سلوک کا اثر ہی تو تھا کہ ان سے دنیوی اموال کا پوچھنے پر ان کے منہ سے یہ نکلا کہ ہمیں تو بس خدا کے رسول کا تعلق چاہیے۔جبکہ دو دو ماہ تک ان کے گھروں میں فاقہ رہتا تھا۔

آنحضرتؐ کی اپنی ازواج کو نصیحت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر واقعہ محاسن کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہے۔آپؐ کے ازواجی تعلقات کا ہر پہلو فقید المثال ہے۔تمام تر دلداریوں اور شفقتوں کے ساتھ اہل خانہ کی تربیت کی ذمہ داری ادا کرنے کا حق آپؐ نے خوب ادا

فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں قیام عبادت کی طرف ہمیشہ توجہ رہی آپؐ نے ان میں نماز باجماعت اور عبادت الٰہی کا شوق پیدا کیا۔ اللہ کی یاد اور اس کی صفات کا اکثر گھر میں تذکرہ رہتا تھا۔ بیویوں کے دل میں توحید باری کی عظمت کے قیام کا ہمیشہ آپؐ کو خیال رہتا تھا۔ غرض ہر طرح ان کی تربیت کا خیال رکھتے تھے۔ آنحضرتؐ کی وفات کے قریب جب کثرت کے ساتھ اموال آئے تو دوسرے صحابہؓ کی طرح آپؐ کی ازواج نے بھی اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق حصہ مانگا، جس پر آنحضرتؐ نے اپنی ازواج سے نصیحت فرمائی جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (سورۃ الاحزاب: 29 تا 30)

ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں سے کہدے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مالی فائدہ پہنچاؤں اور عمدگی کے ساتھ تمہیں رخصت کروں۔ اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو تو یقیناً اللہ نے تم میں سے حسن عمل کرنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

پس یہ آیت ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم، اپنی ازدواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک کا بہترین اثر ثابت کرتی ہے اور دوسری طرف اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کا ازدواجی تعلقات قائم کرنا دنیا طلب لوگوں کی طرح ہرگز نہ تھا کیونکہ دنیا پرست اور بندۂ نفس کب یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی بیویوں سے محض اس لئے قطع تعلق کر لے یا انہیں قطع تعلق کرنے کی آزادی دے کہ وہ دنیا اور اسکی زینت آرزومند ہیں اور خدا اور خدا کے رسول اور دار آخرت کے خواہاں نہیں ہیں۔

پس اس آیت کی بناپر ازواج مطہرات کو آزادی کے لئے اختیار دیا جانا نہایت ہی صفائی کے ساتھ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آنحضرتؐ کے ازدواجی تعلقات دنیاداروں کے تعلقات سے بالکل الگ تھے اور ان پر نظر ڈالنے سے ہر عقل مند اور صاحب فطرت شخص یقیناً اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے سچے مرسل تھے۔ پھر آنحضرتؐ گھر میں عموماً یہ نصیحت فرماتے تھے کہ تمہاری حیثیت عام مومنات کی سی نہیں ہے بلکہ میرے تعلق کی وجہ سے تمہیں ایک بہت بڑی خصوصیت حاصل ہوگئی ہے۔ اور تمہیں اس کے مطابق اپنے آپ کو بنانا چاہئے۔ بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ تم مومنوں کی روحانی مائیں ہو جیسا کہ میں روحانی باپ ہوں۔ پس تمہیں ہر رنگ میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بننا چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم کوئی غلط طریق اختیار کروگی تو خدا کی طرف سے تمہیں دوہری سزا ہوگی۔ کیونکہ تمہارے خراب نمونے سے دوسروں پر بھی برا اثر پڑے گا۔

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (سورۃ الاحزاب:33)

ترجمہ: اے نبی کی بیویو! تم ہرگز عام عورتوں جیسی نہیں ہو بشرطیکہ تم تقویٰ اختیار کرو پس بات لمبا کر کے نہ کیا کرو ورنہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے طمع کرنے لگے گا اور اچھی بات کیا کرو۔

الغرض حسب ارشاد خداوندی جب بیویوں نے آیت تخییر کے بعد آپؐ کے پاس ہی رہنا پسند فرمایا تو آپ نے ازواج مطہرات کو یہی درس دیا کہ آپ دنیا کی عام عورتوں کی طرح نہیں ہیں اس لئے تقویٰ اختیار کریں۔ اور لوچ دار آواز سے بات نہ کریں۔ جاہلیت کے طریق کے مطابق زینت و آرائش کے اظہار سے باز رہیں۔ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت میں کمر بستہ رہیں۔ یہ سب احکام وہ تھے جن پر عمل درآمد کے نتیجہ میں اہل بیت اور ازواج مطہرات نے مدینہ میں ایک پاکیزہ معاشرہ قائم کر دیا۔

ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کے ان جلووں نے بلاشبہ آپ کی اہلی زندگی کو جنت نظیر بنا دیا تھا۔ نہایت ہی مختصر پیرایہ میں ان پیش کردہ امور سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ازدواجی زندگی کے متعلق اسوہ حسنہ نہ صرف بے مثال ہے بلکہ حقیقی راحت و مسرت حاصل کرنے کا موجب ہے۔ اور اگر آج دنیا اسے رہنما بنا لے تو ان تمام مصیبتوں سے نجات پا سکتی ہے جنہوں نے ازدواجی زندگی کو رنج و الم سے پر کر رکھا ہے۔ اور جن کی وجہ سے آرام اور چین مفقود ہوتا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے محبوب آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی سچی اور حقیقی محبت عطا فرمائے کہ ہم اپنے ہر فعل و عمل میں اور بیویوں سے سلوک کرنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ اور آپ کی اعلیٰ تعلیم پر عمل پیرا والے رہیں۔ تا کہ ہمارا خالق و مالک ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین

جہاں میں کتنے رسول آئے مگر نہ آیا عظیم تم سا
فہیم تم سا، علیم تم سا، نعیم تم سا، حکیم تم سا

ہزار ڈھونڈا تمام دیکھا کسی نے لیکن کہیں نہ پایا
حسین تم سا، امین تم سا، مبین تم سا، وسیم تم سا

پتھری۔ دردگردہ کا ایک بڑا سبب

(مکرم ڈاکٹر مسرور احمد صاحب۔ کراچی)

دردگردہ کے عام طور پر چار اسباب ہو سکتے ہیں پتھری، انفیکشن، کینسر، تپدق لیکن گردوں میں درد کی زیادہ تر وجہ پتھری ہی ہوتی ہے اس لیے اس مضمون میں ہم صرف اسی کا مطالعہ کریں گے۔ پتھری کئی قسم کی ہوسکتی ہے۔ عام طور پر یہ نمکیات، یورک ایسڈ اور بعض اور مادوں سے بنی ہوتی ہیں۔ یہ پتھریاں گردے یا اس سے نکلنے والی پیشاب کی نالی یا مثانے میں بن سکتی ہیں۔ چھوٹی پتھری خود بخود خارج ہو جاتی ہے۔ یا اتنی چھوٹی بھی ہوسکتی ہے کہ خارج ہوتے ہوئے کسی قسم کا درد نہیں ہوتا۔ لیکن بڑی پتھری خارج ہو تو بے حد اذیت ناک درد کا باعث ہوتی ہے۔

۶۰ فیصد پتھریاں کیلشیم آگزلیٹ (Calcium Oxalate) سے بنی ہوتی ہیں۔ یہ سب سے سخت قسم کی پتھری ہوتی ہے۔ اس کی بیرونی سطح شہتوت کی مانند کھردری ہوتی ہے۔ شاید اسی وجہ سے یہ گردے میں پھنسی رہتی ہے۔ اور با آسانی خارج نہیں ہوتی۔ گردے کو زخمی بھی کر دیتی ہے جس کی وجہ سے پیشاب کے ساتھ خون بھی آتا ہے۔ جو لوگ اس پتھری کے مریض ہوں ان کو دودھ، پالک، انڈے زیادہ نہیں کھانے چاہییں۔

۳۰ فیصد پتھریاں کیلشیم فاسفیٹ (Calciaum Phosphate) سے بنی ہوتی ہیں۔ ۴ فیصد پتھریاں یورک ایسڈ (Uric Acid) سے بنتی ہیں۔ اس سے بنی ہوئی پتھری قدرے کم سخت اور پیلے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کا مادہ دراصل امونیم اور میگنیشیم سے مل کر بنتا ہے۔ ۲ فیصد پتھریاں Cystine سے بنتی ہیں جو سخت اور سبزی مائل چمکدار رہوتا ہے۔

پتھری نظام اخراج کے کسی بھی حصہ میں ہو اس کی وجوہات مختلف ہوسکتی ہیں۔ تاہم پتھری بننے کا رجحان ہو تو کثرت سے پانی پینا پتھری بننے کو روکتا ہے لیکن یہ ان کرسٹلز کے بننے کا علاج نہیں ہوتا جن کے اکٹھے ہونے سے پتھری بنتی ہے۔ کرسٹلز کیوں بنتے ہیں؟ اس کی ایک وجہ وٹامن اے کی کمی بھی ہوتی ہے۔ اس کمی کی وجہ سے نظام اخراج کی اندرونی جھلی Epithilium جھڑنے لگتی ہے۔ اس وجہ سے وہاں نمکیات جمنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح پتھری بن جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بناسپتی گھی کا زیادہ استعمال بھی اس کا باعث بن سکتا ہے۔ وٹامن ڈی اور کیلشیم کا دوا کے طور پر زیادہ استعمال بھی پتھری بناتا ہے۔ یاد رہے کہ وٹامن ڈی کی موجودگی میں کیلشیم آنتوں سے خون میں جذب ہوتا ہے۔ اسی طرح پروٹین میٹابولزم کی خرابی اور گنٹھیا کے مرض کی وجہ سے خون میں یورک ایسڈ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ جو پتھری کا باعث بنتی ہے۔ ایک تحقیق یہ بھی ہے کہ پتھری کے رات کے وقت بننے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ جسکی وجہ صاف سمجھ میں آتی ہے کہ فاضل مادے نظام اخراج میں کسی بھی جگہ بیٹھ آسانی سے بیٹھ سکتے ہیں۔ تاہم اگر پتھری ہو تو بہت زیادہ جسمانی مشقت کرنا اس لیے درست نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح وہ پتھری گردے کو زخمی کرسکتی ہے۔ بہرحال اگر آپ خدانخواستہ اس مرض کا شکار ہیں تو فوری طور پر ڈاکٹر سے تفصیلی ہدایات لیکر اس کا علاج شروع کرنا چاہیے۔

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی یادیں اور ذکر خیر

(از مبشر احمد رند انسپکٹر تربیت ۔ وقف جدید ارشاد)

آج میں جس وجود کا ذکر خیر کرنے لگا ہوں وہ ہیں ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب ۔ آپ کو جاننے پہچاننے والا ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ محترم ڈاکٹر صاحب کا جو تعلق میرے ساتھ ہے اور کسی سے بھی نہیں ۔

میری پہلی ملاقات محترم ڈاکٹر صاحب سے 1995ء میں ہوئی اس وقت جب آپ امیر ضلع منتخب ہوئے اور ایک دعوت کے سلسلہ میں کنری آئے ہوئے تھے۔ اس دعوت میں چوہدری اللہ بخش صادق صاحب سابق ناظم وقف جدید بھی شامل تھے۔ محترم ناظم صاحب نے خاکسار کا محترم ڈاکٹر صاحب سے تعارف کرایا کہ آجکل خدآباد ضلع بدین میں معلم ہیں اور کافی سنجیدہ اور محنتی معلم ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم مسکرا کر کہنے لگے ان کو تو ہمارے ضلع میں ہونا چاہیے ۔ خاکسار کی محترم ڈاکٹر صاحب سے یہ پہلی ملاقات تھی ۔ پھر گاہے بگاہے میٹنگز پر ملاقات ہو جاتی ۔ خاکسار کو چونکہ ہومیوپیتھی سے دلچسپی تھی اس حوالے سے مریضوں کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کرلیا کرتا تھا محترم ڈاکٹر صاحب اس معاملہ میں میری راہنمائی فرماتے ، دلجوئی کرتے اور نسخہ جات بھی بتاتے ۔ جب خاکسار کا تبادلہ احمد آباد اسٹیٹ ضلع میر پور خاص میں ہوگیا تو پھر ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع بھی مل گیا ۔ محترم ڈاکٹر صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا آپ کے ساتھ مل کر جماعتی خدمات کا مزہ ہی کچھ اور تھا۔

<u>سلسلہ سے محبت اور واقفین کا احترام</u> ۔ آپ واقفین زندگی سے بڑی محبت کرتے اور اُن کی ضروریات کا بھرپور خیال رکھتے تھے ۔ واقفین کا علاج معالجہ بھی فری کردیتے ۔ اگر آپ کو علم ہو جاتا کہ باہر کوئی وقف زندگی آئے ہوئے ہیں تو فورا بلا لیتے ۔ تشخیص اور علاج کرتے ۔

<u>میڈیکل کیمپس</u> ۔ خاکسار کا 2003ء میں احمد آباد اسٹیٹ میں تبادلہ ہوا ۔ سال بھر خدمت کا موقع ملا ۔ اس دورانیہ میں محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے 2 میڈیکل کیمپ لگائے ۔ خاکسار کے ہومیوپیتھی میں دلچسپی کی وجہ سے محترم ڈاکٹر صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ یہ کیمپ آپ نے لگانا ہے ۔ علاقہ میں لوگوں کو اطلاع بھی کریں اور کیمپ کو کامیاب کرنے میں دعا اور کوشش بھی کریں ۔ خاکسار نے احمد آباد فارم کے قریبی جماعت شریف آباد کے چوہدری کبیر احمد، چوہدری رفیع احمد اور چوہدری عبدالسلام صاحب (حال قائد ضلع عمر کوٹ) کو ساتھ لیا ۔ ان نوجوانوں نے بڑا کام کیا اور آئے

ہوئے معزز مہمانوں کی بڑی خدمت کی اور بہترین قسم کی دعوت بھی کی ان مخلصین نے محترم امیر صاحب ضلع ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو پولیس کے ذریعہ سے زبردست پروٹوکول دلوایا۔ نبی سر روڈ سے موٹر سائیکلوں پر خدام قافلہ امیر صاحب کے ہمراہ آیا۔ احمد آباد فارم پہنچنے پر تمام احمدی احباب نے لائنوں میں کھڑے ہو کر اپنے پیارے امیر ضلع کا استقبال کیا پھول نچھاور کیے اور گلدستے پیش کیے۔ اس کیمپ میں کم وبیش 800 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ جب کیمپ ختم ہوا تو محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم فرمانے لگے کہ آج مجھے کام کرنے کا بڑا مزہ آیا ہے۔ یہاں پر ہمارے نوجوانوں نے بہت اچھا اور نمایاں کام کیا اور خدمت کی ہے اور وہاں رضا کارانہ خدمت کرنے والوں کی بڑی حوصلہ افزائی فرمائی۔ حقیقت میں یہی ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی کوئی احمدی نمایاں کام کرتا اس کی قدر کرتے مزید کام کرنے کا حوصلہ دیتے اور محترم امیر صاحب دل کی گہرائیوں سے اس کو محبت دیتے اور حوصلہ افزائی کرتے اور وہ بھی محترم ڈاکٹر صاحب کا گرویدہ ہو جاتا اور یہی دوطرفہ محبت کا رشتہ پورے ضلع کے افراد میں خدمت کی نئی امنگ پیدا کر دیتا۔

الفت کا تب مزہ ہے کہ دونوں ہوں بے قرار دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

یہ دونوں طرفہ محبت کبھی بھی ذاتی مفادات کے حصول کے لیے نہیں دیکھی گئی بلکہ ہمیشہ نظام جماعت کی بہتری، خلافت سے محبت میں ترقی اور سلسلہ کے کاموں میں تیزی پیدا کرنے کا موجب قرار پائی۔

داعیان کے امیر۔ محترم ڈاکٹر صاحب کو دعوت الی اللہ کے میدان میں جنون کی حد تک شوق تھا۔ جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ داعیان کے امیر تھے۔ محترم امیر صاحب، جمعہ کے دن اپنے مہمان دوستوں کے بلاتے حضور انور کا خطبہ جمعہ سنواتے اور ان کی بہترین خدمت کرتے۔ اور انتہائی خوبصورت پیرائے میں تعارف کراتے اور اپنے ساتھ لگائے رکھتے۔

زیارت مرکز۔ زیارت مرکز کے حوالہ سے ہر دو لحاظ سے مسلسل ان کی خدمات کا سلسلہ جاری رہا اور ان کا یہ سلسلہ زیارت مرکز کے حوالہ سے مہمان دوستوں پر بھی مشتمل ہوتا تھا اور نومبائعین پر بھی۔ ہر دو لحاظ سے یہ کام پورا سال جاری رکھتے اور اس معاملہ میں خاصی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے۔

بعض دفعہ خود ہی وفود کے ساتھ چل پڑتے۔ کبھی کسی کے سپرد کرتے۔ متعدد بار خاکسار کو بھی بھجوایا۔ ایک دفعہ نبی سر روڈ سے نومبائعین کا وفد تیار کیا اور خاکسار کو سانگھڑ فون کیا کہ میں نے محترم ناظم صاحب سے آپ کی اجازت لے لی ہے خاکسار محترم امیر صاحب کی یہ ہدایت سن کر سانگھڑ سے میر پور خاص پہنچا کیوں کہ محترم ڈاکٹر صاحب نے مجھے فرمایا کہ اس وفد کے لیے انہوں نے خاکسار کا نام تجویز تھا۔ میر پور خاص پہنچ کر خاکسار نے محترم ڈاکٹر

صاحب سے ہدایت لیں اور دوسرے روز نبی سر روڈ سے وفد لے کر مرکز چلا گیا۔ واپسی پر محترم امیر صاحب کا فون آیا کہ آپ وفد کو نبی سر روڈ چھوڑ کر میرے پاس آجانا خاکسار نے اسی طرح کیا وفد کو بھی نبی سر روڈ چھوڑا اور میر پور خاص کے لیے روانہ ہوا اور کہ محترم امیر صاحب کو فون کیا کہ امیر صاحب میں آپ کے پاس ہسپتال آ رہا ہوں آپ سے ملاقات کر کے سانگھڑ چلا جاؤں گا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں اس وقت کھپرو میں ہوں (آپ کسی وڈیرے کی کسی تقریب میں تھے) کہنے لگے آپ سیدھے گیسٹ ہاؤس آجائیں رات کا کھانا اکٹھے کھائیں گے چنانچہ خاکسار گیسٹ ہاؤس چلا گیا رات دیر ہوگئی تاہم محترم امیر صاحب نہیں پہنچے۔ رات کا ایک بج گیا۔ مجھے بھوک نے بھی آستایا اور نیند نے بھی درایں اثنا خاکسار کو نیند آگئی اور سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ محترم امیر صاحب آئے ہیں اور مختلف قسم کے کھانے ساتھ لا کر مجھے کہتے ہیں مبشر صاحب کھانا کھائیں میں خوب سیر ہو کر کھانا کھاتا ہوں اور پھر میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ بعد نماز تہجد صبح کی نماز خاکسار نے پڑھائی درس دیا۔ درس کے بعد محترم امیر صاحب سے ملاقات ہوئی کہنے لگے very sorry مبشر صاحب! میں رات کو دیر سے آیا اور بھول گیا کہ آپ کے ساتھ رات اکٹھے کھانا کھانے کا وعدہ تھا۔ میں نے کہا ڈاکٹر صاحب کھانا تو آپ نے مجھے کھلا دیا تھا کہنے لگے مذاق نہ کریں تو میں نے خواب سنایا کہنے لگے چلو گھر چلتے ہیں ناشتہ کرتے ہیں۔ ناشتہ بہت ہی پرتکلف تھا اور مختلف قسم کے لوازمات میز پر دھرے تھے۔ اور جوس وغیرہ بھی۔ محترم ڈاکٹر صاحب کبھی کہتے یہ کھائیں کبھی کہتے یہ کھائیں۔ خاکسار کافی شرمندہ تھا کہ محترم امیر صاحب نے خاکسار کے کتنی تکلیف کی بعد ازاں محترم ڈاکٹر صاحب دوسرے کمرے میں گے اور شاپنگ بیگ ساتھ لائے جو آپ نے مجھے یہ کہتے ہو پکڑا دیا کہ مبشر صاحب یہ آپ کے لئے تحفہ ہے۔ اس بیگ میں ایک قیمتی سوٹ تھا، ایک پرفیوم، 3 خوشبو دار صابن، ایک پن اور 500/- روپے نقدی۔ میں نے کہا ڈاکٹر صاحب اگر میں رات کو آپ کے ساتھ کھانا کھاتا تو یہ انعام نہ ملتا۔ تو امیر صاحب مسکرا دیئے۔ حالانکہ جہاں تک وفد لے جانے کا تعلق تھا یہ تو میرے فرائض میں شامل تھا۔ مگر محترم ڈاکٹر صاحب نے سلسلہ کے ایک کارکن سے اپنی فدائیت کا جو اظہار کیا یہ یقیناً ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ محترم امیر صاحب کے ہر شخص سے ہی پیار و محبت کے انداز تھے۔ ہر عید پر مجھے فون کرتے کہ مبشر صاحب آپ کہاں ہیں میں بتاتا کہ میں فلاں جگہ ہوں تو کہتے کہ کل میں نے کچھ مہمانوں یا نو مبائعین کی دعوت کی ہے آپ ضرور آئیں خاکسار سندھ میں ہوتا تو چلا جاتا۔ پھر آپ کہتے کہ جب سندھ آئیں تو پہلے میرے پاس آئیں تو جب خاکسار سندھ جاتا تو محترم امیر صاحب کے پاس جاتا۔ آپ ملکر بہت خوش ہوتے اپنے ساتھ کھانا کھلاتے۔ بعض دفعہ ہوٹل میں جا کر کھانا کھلاتے۔

چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس ۔۔۔ یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے

دعوت الی اللہ کا منفرد انداز: دعوت الی کے سلسلہ میں دور دراز علاقوں میں پہنچ جاتے۔ مربیان کرام کو بھی ساتھ رکھتے۔ بارہا خاکسار کو بھی ساتھ جانے کا موقع ملا۔ بعض دفعہ رات ایک بجے واپس پہنچتے لیکن صبح فجر کی نماز پر حاضر ہوتے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ رات دیر سے آئے اور پھر ہسپتال میں مریض دیکھنے چلے گئے اور صبح ہو گئی۔

اس سلسلہ میں ایک میڈیکل کیمپ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ 2005ء میں جناب ڈاکٹر اظہر اقبال صاحب امیر ضلع سانگھڑ نے محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میر پور خاص سے درخواست کی کہ سعید آباد میں کیمپ لگائیں۔ پیر صاحب جھنڈے والوں (المعروف پیر صاحب، صاحب العلم) کی گوٹھ پیر عبداللہ راشدی چوہدری خلیل احمد کے ذریعے پیر صاحب کو کہا گیا ہم آپ کی گوٹھ میں فری کیمپ لگانا چاہتے ہیں۔ اُنھوں نے اجازت دے دی۔ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی نے 5 اضلاع کے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کو دعوت دی۔ یعنی اس کیمپ میں کراچی، حیدرآباد، سانگھڑ، میرپورخاص اور مٹھی اضلاع کے ڈاکٹرز شامل تھے۔ ٹوٹل عملہ کی تعداد کم وبیش 40 تھی۔

جمعہ کا دن تھا۔ پیر صاحب کے مرید بھی پورے سندھ سے آئے ہوئے تھے۔ 1200 کے قریب مریضوں کا علاج کیا گیا۔ جمعہ کی نماز بھی وہیں ادا کی گئی۔ پیر صاحب عبداللہ راشدی نے شکریہ ادا کیا بہت ہی عمدہ رنگ میں خدمت کو سراہا اور کہا کہ یہ بہت ہی عظیم خدمت ہے جو آپ بجالا رہے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب اس بات پر بہت خوش تھے کہ پیر صاحب جھنڈے والے کی گوٹھ میں کیمپ لگایا جن کا حضرت مسیح موعود سے تعلق تھا حضرت مسیح موعود کے ساتھ خط وکتابت ہوئی اور جن کا حضرت مسیح موعود کی کتب مین تذکرہ موجود ہے۔

نومبائعین سے تعلق اور ان کا خیال۔ محترم ڈاکٹر صاحب کو جس طرح دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا اسطرح نومبائعین سے رابطہ، ان کی تربیت اور ان کے مسائل کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ خاکسار جب بھی دورہ پر جاتا تو یہی فرماتے کہ نومبائعین سے جاکر ملیں اور ان کا جماعت سے مضبوط رابطہ کرائیں۔ مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب جب نائب ناظم وقف جدید تھے تو انھوں نے سہ ماہی تربیتی کورس کا نومبائعین کے لئے انعقاد کیا۔ سارے سندھ سے نومبائعین آئے۔ خاکسار کو بطور استاد مقرر کیا گیا۔ یہ سلسلہ 3 سال تک جاری رہا۔ محترم امیر صاحب ضلع اختتامی تقریب میں شامل ہوتے نومبائعین کو جو کچھ پڑھایا جاتا ان کے مقابلے ہوتے۔ محترم ڈاکٹر صاحب مقابلے دیکھتے بہت خوشی اور فرحت محسوس کرتے انعامات تقسیم کرتے بلکہ اکثر انعامات اپنی طرف دیتے۔

وقف جدید سے تعلق۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے وقف جدید کی بھی بہت خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی کے لحاظ سے بھی اور وقت کی قربانی کے لحاظ سے بھی آپ نے وقف جدید کے ساتھ بھرپور وفا کا تعلق رکھا ہوا تھا۔ مٹھی اور نگر پارکر کے ہسپتال پر پوری توجہ

دیتے تھے۔ مٹھی ہسپتال کے عملہ کی ہر لحاظ سے رہنمائی کیا کرتے تھے۔ ہر ماہ مٹھی ہسپتال میں باقاعدگی سے فری میڈیکل کیمپ لگا کر تھر کی دکھی انسانیت کی خدمت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی ہوئی تھی۔ آپ انسانیت کیلئے ایک بہترین مسیحا کا کردار ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے کروٹ کروٹ درجات بلند کرتا چلا جائے۔ وقف جدید کے تعلق میں خاکسار سے بھی آپ کا بہت نمایاں تعاون رہا۔ محبت کا یہ انداز میرے ساتھ ہی نہیں بلکہ ہر واقف زندگی کے ساتھ کچھ نرالا ہوتا۔ ہر واقف زندگی کی بہت قدر اور اس کا احترام کرتے تھے۔ ہر گوشۂ زندگی پر آپ کی اپنے دائرہ کار میں آپ کی محبتیں جلوہ فگن اور محیط نظر آتی ہیں۔

اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا۔ بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی

محترم ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بیتے لمحات، آپ کی باتیں، حالات و واقعات یاد آتے ہیں تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں ایسی پیار کرنے والی شخصیت ہم سے جدا ہو گئی۔ اس رمضان (جس میں آپ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے تھے) پہلے ہی روزے خاکسار کو فون کیا کہ مبشر صاحب آپ کہاں ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کے ساتھ والے ضلع میں۔ کہنے لگے سانگھڑ میں ہوں گے کہا ہاں۔ فرمایا ہمارے ضلع میں کب آ رہے ہیں۔ کہا کل آپ کے پاس پہنچ رہا ہوں کہنے لگے زبردست، زبردست۔ آجکل خاکسار چونکہ بطور انسپکٹر معلمین متعین ہے پورے سندھ کے دورے کرنے مقصود ہوتے ہیں محترم ڈاکٹر صاحب کے یاد کرنے پر خاکسار نے ضلع میر پور خاص کا دورہ رکھ لیا۔ دوسرے دن شام میر پور خاص پہنچا۔ عشاء اور تراویح کی نماز کے بعد ملاقات کی۔ آفس میں بیٹھے رہے جماعتی باتیں ہوتی رہیں۔ نماز فجر کے بعد پوچھا کہ کہاں کا پروگرام ہے میں نے عرض کی ڈاکٹر صاحب عمر کوٹ، گوٹھ احمدیہ، گوٹھ غلام نبی دورے پر جا رہا ہوں کہنے لگے نو مبائعین کی تربیت کے بارے میں جماعتوں کو احساس دلاتے رہیں۔

4 ستمبر 08ء ڈاکٹر صاحب سے اجازت لیکر دورے پر چلا گیا۔ اس دوران خاکسار کا گلا خراب ہو گیا اور شدید درد شروع ہو گئی 7 ستمبر 08ء عمر کوٹ کی جماعتوں سے واپس آیا اور سیدھا ہسپتال پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب سے جا کر ملا کہنے لگے مبشر صاحب آپ گئے کیا حال ہے جماعتوں کا۔ رمضان میں نمازوں میں تو یقیناً بہتری آئی ہو گی میں نے کہا جی ہاں۔ ساتھ ہی خاکسار نے عرض کیا کہ ڈاکٹر صاحب میری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی گلا خراب رہتا ہے اور ہلکا ہلکا بخار بھی رہتا ہے۔ کہنے لگے آپ کو ڈبل ڈوز دیتے ہیں تا کہ آپ روزے مکمل رکھ سکیں۔ مجھے دوائی دی اور ایک انجکشن دیا کہ افطاری کے بعد لگا دیں گے۔ میں گیسٹ ہاؤس آ گیا اور عشاء اور تراویح کے بعد مکرم عطاء اللہ صاحب سے جو کہ آپ کے ہسپتال میں ایکسرے ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے ہیں کہا کہ مبشر صاحب کو انجکشن لگائیں۔ اُنھوں نے انجکشن لگایا جب صبح اُٹھا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار نہ تھا اور گلا بھی بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کہنے لگے آج آپ کا کیا ارادہ ہے میں نے کہا آج گوٹھ سلطان والوں نے افطاری کی دعوت کی ہے وہاں جاؤں گا اور اگلی صبح پھر انشاء اللہ حلقہ کنری اور اور حلقہ نبی سر روڈ اور نوکوٹ کی جماعتوں کا دورہ ہو گا۔ کہنے لگے جماعتوں سے نو مبائعین کا مضبوط رابطہ کرائیں اور رمضان میں ان کو عبادت کی طرف توجہ دلائیں اور معلمین سے کہیں کہ وہ ان کی تربیت کریں اور ان کو جماعت کا فعال

حصہ بنانے کی کوشش کریں ۔یہ سوموار 08-09-08 کی صبح کی باتیں ہیں جس دن محترم ڈاکٹر صاحب رہ مولیٰ میں قربان ہو گئے ۔آپ دیر تک میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑے رہے کافی دیر باتیں ہوتی رہیں ۔نومبائعین کے متعلق یاد دہانی تحریک اور نصیحت کے بعد کہنے لگے 14-09-08 بروز اتوار محترم چوہدری محمود احمد صاحب کی نوکوٹ دعوت ہے وہاں ضرور آنا ۔لیکن مجھے کیا پتہ تھا کہ میرا اور ہم سب کا محبوب امیر 14-09-08 سے پہلے ہی اپنی مراد پا چکا ہوگا۔

منزلوں کی خبر خدا جانے عشق ہے رہنما فقیروں کا

اُسی وقت صبح آخر میں کہنے لگے کہ دعاؤں میں یاد رکھنا اور کہا اب آپ بھی آرام کریں میں بھی آرام کرتا ہوں اتوار والے دن 14-09-08 والے دن چوہدری محمود کی دعوت پر ملاقات کریں گے۔محترم ڈاکٹر صاحب کے ساتھ یہ آخری ملاقات تھی ۔

پھر کوٹھ سلطان کیلئے خاکسار اڈے پر گیا جی نہیں کر رہا تھا کہ جاؤں کیونکہ ڈاکٹر صاحب کی محبت کی چاشنی ایسی تھی کہ ہر شخص ہر وقت آپ کی چاہت میں کھویا رہتا۔اور آپ کی محبت بھری باتیں ذہن میں عجیب طرح سلسلہ اور خلافت کی محبت کا رس گھولتی رہتی تھیں ۔خیر خاکسار چوہدری لطیف کوندل صاحب کے گھر چلا گیا ظہر کی نماز ادا کی ایک نوجوان نے آکر اطلاع دی کی محترم ڈاکٹر صاحب کو گولی لگی ہے......ایک ایسی خبر......جسکا گمان تک نہیں تھا......جس کا ہم میں سے کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا تھا......ایسی بات جس کو دل تسلیم نہیں کر رہا تھا......محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو گولی لگی ہے......یہ خبر جب کانوں میں پڑی میں بالکل سکتے میں گیا گویا کہ قیامت ٹوٹ پڑی ۔اللہ تعالیٰ سے بے انتہا دعائیں مانگیں کہ یا الٰہی ڈاکٹر صاحب کو کوئی نقصان نہ ہوا ہو......ایک دوست کی جیپ میں ہم ہسپتال پہنچے ۔سارے ہسپتال کا ماحول سوگوار تھا۔خاکسار آپریشن تھیٹر میں پہنچا جہاں ڈاکٹر صاحب کے جسم سے گولیاں نکالی جارہی تھیں لیکن جانبر نہ ہوسکے جب میت ہسپتال سے اُٹھائی گئی تو اس عظیم محسن کی جدائی کے غم میں کیا عملہ، کیا نرسیں، کیا دیگر نوکر اور نوکرانیاں اور صفائی تک کا عملہ چیخ و پکار کر رہے تھے ۔ایسا جذباتی ماحول تھا کہ دیکھا نہیں جاتا تھا خاکسار بھی گیسٹ ہاؤس آگیا ۔محترم ڈاکٹر صاحب کے راہ مولیٰ میں قربان ہونے کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی چند گھنٹوں میں ہی پورے سندھ کے احمدی احباب محترم ڈاکٹر صاحب کے آخری دیدار کے لئے جمع ہو گئے ۔اسی طرح نومبائعین اور ڈاکٹر صاحب کے زیر رابطہ لوگوں اور زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے مختلف قومیتوں کے اور خیالات کے ہر طبقہ کے بے شمار لوگ گیسٹ ہاؤس پہنچ گئے ۔مغرب کی نماز کے بعد چہرہ دکھایا گیا اور عشاء کی نماز کے بعد نماز جنازہ ادا ہوئی ۔اس طرح ایک ولی اللہ شخص اپنے مالک حقیقی سے جاملا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

عرفان حسین صاحب کا روزنامہ پاکستان سے ایک فکر انگیز کالم

جائز خوف

(مرسلہ: مکرم قدرت اللہ صاحب فیصل آباد)

برطانیہ کے سب سے بڑے پادری ڈاکٹر رون ولیم کا شریعت کے بارے میں متنازعہ بیان پورے برطانیہ میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ آئندہ پیر کو چرچ آف انگلینڈ کا اجلاس ہوگا، جس میں آرچ بشپ آف کینٹربری اپنی پوزیشن واضح کرنے کی کوشش کریں گے دیکھنا یہ ہے کہ وہ لوگوں کے جذبات ٹھنڈے کرنے اور انہیں مطمئن کرنے میں کامیاب رہتے ہیں یا نہیں۔

گزشتہ ہفتے ڈاکٹر ولیم نے تجویز پیش کی تھی کہ مسلمان شہریوں کے قوانین شریعت کے مطابق بنائے جائیں اگرچہ بعد میں انہوں نے واضح کردیا کہ ان کا بیان مسلمانوں کے پرسنل اور پراپرٹی کے معاملات تک محدود تھا تاہم ان کی وضاحت بہت سے لوگوں کو مطمئن نہ کرسکی۔ چرچ کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر ولیم نے مکرر ارشاد فرمایا کہ اُن کا سوال اب بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ کیا برطانوی قانون میں بعض متبادلات کی گنجائش ہے یا نہیں؟ میری اس تجویز سے عدالتوں اور مسلمان سکالروں کے درمیان ایک فکری بحث کے آغاز میں مدد ملے گی۔ اس لفظی ہیر پھیر کے ذریعہ ڈاکٹر ولیم نے شریعت کے بارہ میں اپنے سابقہ بیان کا اثر زائل کرنے کی کوشش کی۔ شریعت کی اصطلاح عام طور پر برطانوی شہریوں پر گراں گزرتی ہے۔ ان کے خیال میں اس سے جہاد، سر سے پاؤں تک برقع میں لپٹی ہوئی خواتین، جبری شادی، لمبی داڑھیوں مغربی اقدار سے نفرت اور زندگی کے بارہ میں ایک منفی رویے کا تاثر ملتا ہے۔ لہذا برطانوی لوگوں کے لئے یہ بڑے تعجب کی بات تھی کہ ان کے سرکردہ پادری نے قوانین میں اسلامی ضابطوں کو شامل کرنے کی بات کی۔ اس سارے تنازع میں برطانوی لوگوں نے سب سے زیادہ اس بات کو محسوس کیا کہ وہ قریب قریب بیس لاکھ مسلمانوں کے درمیان میں رہتے ہیں۔ 11 ستمبر اور 7 جولائی کے واقعات کے بعد اس قسم کے جذبات میں زیادہ شدت آئی۔ برطانوی عوام کے لئے یہ خیال بھی ہولناک ہے کہ برطانیہ میں پلنے بڑھنے والے مسلمان نوجوان جنہوں نے سرکاری خرچ پر تعلیم حاصل کی اپنے آپ کو بم سے اڑا لیتے ہیں اور اپنے ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی مار دیتے ہیں۔ عام لوگوں کے ذہن میں یہ بات ہے کہ ان سب خرابیوں کی جڑ اسلامی بنیاد پرستی ہے جس کی تعلیم انہیں شریعت اور دوسری دینی کتابوں سے ملتی ہے۔ خیر معاملہ جو بھی ہو برطانیہ اب روایتی مذہبی معاشرہ نہیں رہا اور نہ چرچ آف انگلینڈ کی حیثیت ایک مذہبی ادارے کی رہی ہے۔ بلکہ چرچ اب سماجی میل جول اور تقاریب کے لئے کلب کی شکل اختیار کرچکا ہے۔ بہت سے برطانوی اپنی شناخت صرف حقائق کے حوالہ سے چاہتے ہیں اور ایسے لوگوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے جو ہر وقت مذہب کا لبادہ اوڑھے رکھتے ہیں۔ برسوں سے گرجا گھروں میں حاضری روز بروز کم ہورہی ہے۔ حال ہی میں برطانیہ میں کیتھولک چرچ نے دعویٰ کیا کہ اُن کے حلیف پروٹسٹنٹ کے مقابلہ میں اتوار کی دعائیہ تقاریب میں کیتھولک زیادہ تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ پولینڈ سے بڑی تعداد میں کیتھولک عیسائیوں نے نقل مکانی کرکے برطانیہ میں سکونت اختیار کرلی۔ گزشتہ مردم شماری میں لاکھوں افراد نے مذہب کے خانہ میں

خود کو ملحد یا لادین قرار دیا۔ مذہبی عقائد کے حوالہ سے اس متشکک رویہ کی موجودگی میں اگر ڈاکٹر ولیم کے کثیر الثقافتی معاشرے کے قیام کی سفارش پر لوگ غم و غصے کا اظہار کرتے ہیں تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں۔ اگرچہ وزیر اعظم گورڈن براؤن نے آرچ بشپ کے علمی مقام و مرتبہ پر اپنا اعتماد ظاہر کیا لیکن انہوں نے شریعت کو کسی قانون کی بنیاد بنانے کے معاملے سے خود کو الگ تھلگ رکھا۔ انہوں نے واضح کیا کہ قانون سازی صرف پارلیمنٹ ہی کر سکتی ہے لیکن جہاں تک عقائد کا تعلق ہے تو یہ ہر ایک کا ذاتی معاملہ ہے۔ برطانیہ میں اٹھنے والے اس تنازع کی بازگشت کینیڈا میں بھی سنائی دی۔ جہاں ایک صوبہ میں یہ تجویز زیر غور آئی کہ ہر مسلمان کو ''اسلامک پرسنل لاء'' کے مطابق زندگی بسر کرنے کا پابند بنایا جائے۔ اس تجویز کی خاص طور پر پڑھی لکھی مسلمان خواتین نے پرزور مذمت کی انہوں نے زور دیا کہ کینیڈا کا قانون انہیں زیادہ تحفظ فراہم کرتا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھی مسلمان خواتین کی حمایت میں آواز اٹھائی جس کے نتیجہ میں تجویز واپس لے لی گئی۔ سیکولر معاشروں میں مذہب کو ہمیشہ متنازعہ حیثیت حاصل رہی اور مسلمان بڑے پیمانے پر مغرب کی طرف نقل مکانی نہ کرتے تو شاید یہ مسئلہ پیدا نہ ہوتا تاہم سیکولر جمہوریتوں میں لاکھوں مسلمانوں کی موجودگی نے ان کی تہذیب اور تشخص کے بارہ میں تشویش پیدا کی۔ یہی وجہ ہے کہ لندن اور فرینکفرٹ میں دو بڑی مساجد کی تعمیر کے مجوزہ منصوبوں کی شدومد سے مخالفت کی جارہی ہے۔ **بہت سے مغربی باشندوں کا اعتراض ہے اور جو کسی حد تک درست بھی ہے کہ جب اسلامی ملکوں میں غیر مذہب کے لوگوں کو آزادی حاصل نہیں تو مسلمان ہمارے ملکوں میں بے پایاں مذہبی آزادی کیوں مانگتے ہیں** مثلاً سعودی عرب میں بائبل بیچنا اور رکھنا جرم ہے۔ اسی طرح وہاں مسجد کے سوا کسی دوسرے مذہب کی عبادت گاہ نہیں بن سکتی۔ پاکستان میں بھی نیا مندر یا چرچ بنانے کی اجازت نہیں۔ اسلام آباد میں ایک چرچ بنانے کی اجازت دی گئی لیکن مقامی ملاؤں نے شور ڈال کر رکوا دی۔ قادیانیوں کو نفرت وحقارت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے دینی کلمات استعمال کرنے کے جرم میں سینکڑوں احمدی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ جو سلوک روا ہے ہمارے مہذب ہونے کے دعوؤں پر ایک بدنما دھبا ہے۔ ان دہرے معیارات کی موجودگی میں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ مذہبی باشندے اپنے ملکوں میں مذہبی شعائر کی مزاحمت کیوں کر رہے ہیں۔ سچی بات تو یہی ہے کہ برطانیہ میں ''المہاجرون'' کی تنظیمیں اعلانیہ مطالبہ کر رہی ہیں کہ برطانیہ کو اسلامی ریاست بنایا جائے۔ دہشت گردوں کے منصوبوں پر بیسیوں مسلمان نوجوانوں کے ملوث ہونے کی واقعات سے مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کا پیدا ہونا مشکل ہے۔ اس قسم کے بے مقصد اور لا حاصل تشدد سے نسل پرستوں کو بہانہ مل جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں سے فرضی خطرات بڑھا چڑھا کر پیش کریں۔ عام طور پر درمیانے طبقے کے برطانوی باشندے ایسی آراء کے اظہار سے گریز کرتے ہیں۔ جن سے اقلیتوں کے متعلق تعصب جھلکتا ہو۔ سیاسی بصیرت اسی چیز کا نام ہے کہ رنگ نسل، مذہب، ذات کے بارہ میں تمام تبصرے متوازن ہونے چاہئیں۔ کسی نسل یا مذہبی گروپ کے جذبات کو مجروح کرنا ایک سماجی عارضہ ہے جس سے حتی الامکان بچنا ضروری ہے۔ اگرچہ برطانوی لوگ اعلیٰ تہذیبی قدروں کے مالک ہیں اس کے باوجود بعض بنیاد پرست مسلمانوں کے تند و تیز جملے اور منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ان کی قوت برداشت کو امتحان میں ڈال دیتے ہیں۔ بدقسمتی سے ڈاکٹر ولیم کے جذبات اور خیالات نیک نیتی پر مبنی اور قابل قدر رہی لیکن ان سے برطانوی مسلمانوں اور غیر مسلموں میں بُعد بڑھا۔ (از روزنامہ پاکستان مورخہ 16 فروری 2008)

نتیجہ امتحان سہ ماہی اوّل 2009ء

مجلس انصار اللہ پاکستان

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام امتحان سہ ماہی اوّل 2009ء میں پاکستان بھر سے 837 مجالس کے 13184 انصار نے شمولیت کی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ 308 انصار نے یہ امتحان نمایاں کامیابی "خصوصی گریڈ اے" میں پاس کیا۔

اوّل:	مکرم ڈاکٹر منصور احمد	جوہر ٹاؤن۔ لاہور
دوم:	1- مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر	دار الصدر شمالی انوار۔ ربوہ
	2- مکرم عبد الرشید ساجدی	عزیز آباد۔ کراچی
سوم:	1- مکرم آرکیٹیکٹ شعیب احمد ہاشمی	گلشن اقبال غربی۔ کراچی
	2- مکرم مرزا رفیق احمد	واہ کینٹ۔ راولپنڈی
	3- مکرم ناصر احمد ڈوگر	ناصر آباد شرقی۔ ربوہ

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار:

مکرم میاں مجید الرحمٰن حمید (فیصل ٹاؤن۔ لاہور) مکرم بشارت احمد طاہر (کھاریاں۔ گجرات) مکرم انجینئر عبد السلام ارشد (چھاؤنی لاہور) مکرم سردار علی (شالامار ٹاؤن۔ لاہور) مکرم رحمت علی ظہور (شالامار ٹاؤن۔ لاہور) مکرم عظمت حسین شہزاد (فضل عمر۔ فیصل آباد) مکرم سید نوید احمد بخاری (سمن آباد۔ لاہور) مکرم مجید احمد بشیر (ڈیفنس۔ لاہور) مکرم اعجاز احمد محمود (دار السلام۔ لاہور) مکرم عبد المالک (دار النصر شرقی نور۔ ربوہ)

خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار ضلع لاہور: مکرم عبد الشکور صدیقی، مکرم چوہدری ارشاد احمد ورک، مکرم محمد منشاء (گلشن راوی) مکرم میاں خالد احسان، مکرم مرزا لئیق احمد، مکرم ظہور احمد ورک، مکرم صوبیدار جاوید اقبال (چھاؤنی) مکرم حفیظ احمد، مکرم نعیم احمد قریشی، مکرم چوہدری شفیق احمد، مکرم خالد مسعود بابر، مکرم ڈاکٹر رمضان محمد زاہد، مکرم رشید احمد گھمن، مکرم نور الٰہی بشیر، مکرم بشیر احمد، مکرم چوہدری محمد لطیف انور، مکرم عبد القیوم، مکرم ڈاکٹر فضل احمد ناصر (مغلپورہ) مکرم محمد ارشاد (بیت التوحید) مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ (فیکٹری ایریا شاہدرہ) مکرم رانا نفیس الرحمٰن نعیم، مکرم رانا فضل الرحمٰن نعیم، مکرم شیخ محمد اسلم، مکرم چوہدری نصیر احمد شاہد (گرین ٹاؤن) مکرم عباس خان، مکرم محمد قاسم بٹ (نشاط کالونی) مکرم منور احمد ڈار، مکرم طارق محمود ملّہی، مکرم ظفر اقبال ہاشمی، مکرم شمیم احمد محمود، مکرم ساجد نعیم، مکرم مبارک احمد شاہد (جوہر ٹاؤن) مکرم ابو المنیر قریشی محمد کریم (شالامار ٹاؤن) مکرم محمود احمد قریشی (سمن آباد) مکرم قاضی محمد بشیر، مکرم بشارت احمد وڑائچ، مکرم محمد شعیب نیر، مکرم نصیر الدین احمد، مکرم سید منصور احمد (فیصل ٹاؤن) مکرم ماجد شاہد (بیت النور) مکرم فضل الٰہی راشد (واپڈا ٹاؤن) مکرم

احسان الحق قمر (ڈیفنس) مکرم عباد علی، مکرم محمد نصر اللہ خان (بھاٹی گیٹ) مکرم عابد نسیم چغتائی (دارالذکر) مکرم ونگ کمانڈر محمد ذکریا داؤد (گلبرگ) مکرم ظہور احمد پال (رچنا ٹاؤن) مکرم مظفر احمد شیخ (کوٹ لکھپت) مکرم ماسٹر بشیر احمد (سلطانپورہ) مکرم شیخ ماسون احمد (بیت الاحد) مکرم رانا نصیر محمد خان (رائے ونڈ) مکرم عزیز احمد (ٹھوکر نیاز بیگ)

ضلع کراچی: مکرم منصور احمد لکھنوی (گلشن اقبال شرقی) مکرم سید عبدالحفیظ رضوی، مکرم سلیم احمد پراچہ (گلشن اقبال غربی) مکرم سید حمید احمد شاہ، مکرم سید مبارک احمد (تیموریہ) مکرم ریاض احمد شاہ، مکرم محمد سرور، مکرم چوہدری محمد رمضان، مکرم صوفی محمد اکرم، مکرم ملک محمد شفیق (رفاہ عام) مکرم رشید احمد، مکرم محمد نسیم تبسم، مکرم لطف الرحمٰن (صدر) مکرم مظفر احمد ملک، مکرم محمد عثمان خان (ڈیفنس) مکرم عبدالقدوس (گلشن سرسید) مکرم اقبال حیدر یوسفی، مکرم منیر الدین بھٹی، مکرم ریاض احمد ناصر، مکرم فضیل عمر محمود (گلشن جامی) مکرم آصف محمود کاہلوں، مکرم ناصر احمد طاہر (محمود آباد) مکرم شاہد احمد مقصود، مکرم ماسٹر محمود احمد، مکرم لطف المنان علوی (بلدیہ ٹاؤن) مکرم بشیر احمد شاہد، مکرم شیخ سعید احمد (گلشن حدید) مکرم وسیم احمد طارق، مکرم ایاز صدیق (گلشن عمیر) مکرم مرزا تنویر احمد (مارٹن روڈ) مکرم چوہدری بشیر الدین محمود، مکرم سفیر الدین بھٹی (ڈرگ روڈ) مکرم صبغت اللہ خان، مکرم محمود احمد وینس (کورنگی) مکرم مجیب احمد ناصر، مکرم اظہر ممتاز، مکرم شیخ عامر محمود، مکرم مسرت شمیم قریشی، مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل، مکرم عبدالمجید ناصر، مکرم حفیظ احمد شاکر (النور) مکرم مرزا بشیر الدین، مکرم ڈاکٹر شوکت علی، مکرم چوہدری نعیم احمد گوندل (اورنگی ٹاؤن) مکرم ذکاء اللہ ڈھڈی، مکرم مجیب احمد خان (ڈرگ کالونی) مکرم مبشر احمد، مکرم شفیق احمد شاہد (نارتھ) مکرم مظفر اللہ خان مبشر (گلستان جوہر جنوبی) مکرم شیخ انیس احمد (گلستان جوہر جنوبی)

ربوہ: مکرم منور احمد تنویر، مکرم مجید احمد (دارالصدر شرقی طاہر) مکرم نثار احمد طاہر (دارالصدر شمالی انوار) مکرم شاہد احمد راجپوت (دارالصدر غربی قمر) مکرم عزیز الرحمٰن، مکرم بشارت احمد چیمہ (دارالصدر شرقی الف) مکرم ملک اللہ بخش (کوارٹرز تحریک جدید) مکرم شاہ محمد حامد گوندل، مکرم محمد اکرم، مکرم ڈاکٹر رشید احمد، مکرم میر مبشر احمد، مکرم بشیر احمد جٹ، مکرم غلام حیدر (طاہر آباد جنوبی) مکرم ناصر احمد بھٹی، مکرم رؤف احمد بٹ، مکرم مبشر احمد تسلیم، مکرم رشید محمد منگلی (دارالعلوم شرقی مسرور) مکرم محمد رمضان، مکرم وزیر محمد (دارالفتوح شرقی) مکرم عزیز احمد خان (رحمان کالونی) مکرم مشتاق احمد (دارالیمن غربی سعادت) مکرم مولی محمد، مکرم رانا عبدالحکیم خان کاٹھگڑھی، مکرم ناصر احمد طاہر (دارالعلوم شرقی نور) مکرم جاوید احمد جاوید (دارالعلوم شرقی برکت) مکرم ناصر محمود عباسی، مکرم ڈاکٹر تنویر احمد، مکرم مقبول احمد، مکرم رفیق اللہ خان، مکرم ناصر احمد بلوچ، مکرم محمد صدیق خان (دارالعلوم وسطی) مکرم قاسم الدین بھٹی، مکرم محمد خان بھٹی، مکرم حبیب احمد، مکرم ظفر اللہ، مکرم ملک مسعود احمد، مکرم رشید احمد، مکرم محمد ایوب، مکرم مرزا غلام صابر، مکرم مرزا غلام قادر (دارالعلوم جنوبی احد) مکرم شاہد انجم جاوید، مکرم سید جماعت علی شاہ (دارالعلوم غربی خلیل) مکرم محمد رئیس طاہر (دارالنصر وسطی) مکرم چوہدری مختار احمد، مکرم ماسٹر عبدالسمیع، مکرم دبیر احمد قریشی، مکرم عبدالمنان، مکرم صوبیدار محمد اشرف خان، مکرم محمد افضل انور، مکرم محمد زاہد، مکرم امیر علی، مکرم رشید احمد کلو، مکرم عبدالقدیر قمر (دارالفتوح غربی) مکرم جمیل احمد جاوید (دارالیمن وسطی سلام) مکرم نعیم احمد، مکرم صوبیدار خالد اشرف بھٹی (دارالفضل شرقی) مکرم نصیر احمد، مکرم قمر احمد کوثر، مکرم یونس احمد خادم، مکرم نذیر احمد باجوہ (دارالرحمت شرقی راجیکی) مکرم محمود احمد منیب (دارالنصر غربی حبیب) مکرم مظفر احمد، مکرم حبیب اللہ شاد (دارالنصر شرقی محمود) مکرم صدیق احمد (دارالفضل غربی فضل) مکرم مرزا عبدالرشید، مکرم میاں محمد اسلم شریف (دارالعلوم غربی صادق) مکرم عبدالرحمٰن عاجز، مکرم منور شمیم خالد (دارالرحمت وسطی) مکرم صدیق احمد (طاہر آباد شرقی) مکرم احسان ایزد (دارالبرکات) مکرم عبدالسمیع خان، مکرم عبدالرشید منگلا (دارالرحمت شرقی بشیر) مکرم صدیق احمد منور (فیکٹری ایریا احمد) مکرم عباس علی شاکر (ناصر آباد غربی) مکرم محمود احمد جاوید بھٹی، مکرم محمود احمد (ناصر آباد شرقی) مکرم پروفیسر محمد انعام (دارالنصر غربی منعم) مکرم تنویر الدین صابر، مکرم لعل الدین صدیقی (دارالنصر غربی اقبال)

ضلع فیصل آباد: مکرم ملک محمد سجاد اکبر، مکرم اقبال مصطفیٰ، مکرم نعیم احمد طاہر، مکرم ملک عبدالحکیم (دارالذکر) مکرم محمد احمد عتیق، مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر،

مکرم محمد حنیف ڈوگر (دارالحمد) مکرم مولود احمد خالد (فضل عمر) مکرم قدرت اللہ (دارالنور) مکرم میاں عبدالحفیظ (108 ج ب، گوکھوال) مکرم صوبیدار خوشی محمد (69 رب گھسیٹ پورہ) مکرم رفیق احمد (96 گ ب)

ضلع راولپنڈی: مکرم عبدالکریم باسط، مکرم چوہدری اقبال حسین، مکرم انیس احمد، مکرم محمد منیر احمد چوہدری (النور) مکرم کیپٹن (ر) چوہدری علم الدین مشتاق (پشاور روڈ) مکرم میاں قمر احمد (ایوان توحید) مکرم حکیم ملک محمد رشید (بیت الحمد) مکرم ملک محمد یوسف، مکرم سعید احمد، مکرم مبارک انور ندیم، مکرم صادق مجید اللہ، مکرم منور احمد خالد، مکرم توقیر احمد ملک، مکرم محمد نسیم جاوید، مکرم منور احمد ملک (واہ کینٹ) مکرم رفیع احمد شاہنواز (گوجر خان)

ضلع اسلام آباد: مکرم خواجہ منظور صادق، مکرم مرزا توقیر لئیق (اسلام آباد شمالی) مکرم محمد ریاض، مکرم ایم۔اے۔لطیف شاہد (اسلام آباد وسطی) مکرم کوکب مقصود احمد، مکرم چوہدری مبارک علی حسنات، مکرم رفیق احمد سعید، مکرم میجر (ر) عبدالرزاق، مکرم سید منصور احمد، مکرم عطاء الرحمان خان (اسلام آباد جنوبی)

ضلع سرگودھا: مکرم ملک عبدالسلام، مکرم رانا ناصر احمد، مکرم صوبیدار عمر حیات لنگاہ، مکرم چوہدری شریف احمد ورک، مکرم خالد محمود (سرگودھا شہر)

ضلع ملتان: مکرم چوہدری نذیر احمد، مکرم ڈاکٹر مرزا نفیس احمد، مکرم چوہدری اشتیاق احمد، مکرم ملک غلام نبی، مکرم محمد لطیف ملک، مکرم فضل الرحمٰن ملک، مکرم چوہدری عبدالمجید، مکرم اخوند محمد ظفر اللہ خان، مکرم رضاء الرحمٰن (ملتان شرقی)

ضلع بہاولنگر: مکرم نذیر احمد خادم (184/7-R) مکرم یوسف علی خاور، مکرم ڈاکٹر محمد نسیم (327/HR) مکرم خالد محمود باجوہ، مکرم محمد یٰسین (ہارون آباد) مکرم مقبول احمد چوہدری (بہاولنگر شہر)

ضلع سیالکوٹ: مکرم امان اللہ قریشی (سیالکوٹ شہر) مکرم رفیق احمد بٹ (ڈسکہ) مکرم میاں محمد اعظم، مکرم مشہود احمد (منڈیکی گورایہ) مکرم رانا رفیق احمد (ڈنڈ پور کرولیاں)

ضلع گوجرانوالہ: مکرم محمد سہیل احمد ضیاء، مکرم محمد حمید الحق (منڈیالہ وڑائچ) مکرم انجینئر محمد لطیف (گوجرانوالہ کینٹ)

علاقہ سرحد: مکرم مبارک احمد اعوان، مکرم ڈاکٹر منظور احمد، مکرم میر شاہد احمد (پشاور شہر) مکرم انجینئر طاہر احمد (مردان)

ضلع حیدرآباد: مکرم نسیم احمد، مکرم پروفیسر افتخار احمد خان، مکرم پروفیسر مبشر احمد فرخ (حیدرآباد شہر) مکرم محمود احمد ناز (بشیر آباد)

متفرق: مکرم مبارک احمد ناصر، مکرم منور احمد (سید والہ۔ضلع شیخوپورہ) مکرم عبدالقدیر طاہر (احمد آباد۔ضلع عمرکوٹ) مکرم عبدالمجید زاہد (کنری۔ضلع عمرکوٹ) مکرم محمد اشرف ناز (کولونارڑ۔ضلع حافظ آباد) مکرم داؤد احمد بھٹی (رحمان آباد۔ضلع نواب شاہ) مکرم بشارت احمد، مکرم منصور احمد آرائیں (نواب شاہ شہر) مکرم رفعت احمد، مکرم منصور احمد خان، مکرم تنویر احمد، مکرم رانا محمد ارشد (جناح ٹاؤن۔ضلع کوئٹہ) مکرم شیخ محمد اجمل (بروری۔ضلع کوئٹہ) مکرم حکیم محمد جمیل (ننڈو غلام علی۔ضلع بدین) مکرم چوہدری نذیر احمد محسن (چک نمبر 5-احمد آباد۔ضلع بدین) مکرم نصیر احمد گوندل (کھوسکی۔ضلع بدین) مکرم کرامت اللہ (سانگھڑ شہر) مکرم عبدالرحمٰن بھٹی، مکرم عبدالباسط (میر انجڑ کا۔ضلع میر پور آزاد کشمیر) مکرم میاں عبدالرزاق رازی (میر پور شہر۔آزاد کشمیر) مکرم چوہدری مقصود احمد (ٹھلیسر انوالہ۔ضلع گجرات) مکرم ملک عزیز احمد (دوالمیال۔ضلع چکوال) مکرم ماسٹر نذیر احمد (58/3 گکھڑ۔ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم جاوید اقبال کاہلوں (433 ج ب، دھیروکے۔ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم ناصر احمد چوہدری (چونیاں۔ضلع قصور) مکرم شیخ عبدالرحمٰن، مکرم سلطان احمد ظفر (ساہیوال شہر) مکرم سید اعجاز المبارک منیر (L-6/11-ضلع ساہیوال) مکرم رسالدار مشتاق احمد (چیچہ وطنی۔ضلع ساہیوال) مکرم دوست محمد چٹھہ نمبردار (چک نمبر 543/E.B ضلع وہاڑی) مکرم خلیل احمد (ڈیرہ خلیل۔ضلع خوشاب) مکرم نسیم احمد ندیم، مکرم خلیل احمد گوندل، مکرم نسیم اقبال گوندل (میر پور خاص شہر) مکرم حمید اللہ باجوہ (بہاولپور شہر) مکرم نصیر احمد (داجل۔ضلع راجن پور) مکرم مسعود احمد (لیہ شہر)

جی جان سے اے ارضِ وطن مان گئے ہم
جب تو نے پکارا تیرے قربان گئے ہم

جو دوست ہوا اُس پہ محبت کی نظر کی
دشمن پہ تیرے صورت طوفان گئے ہم

ہم ایسے وفادار و پرستار ہیں تیرے
جو تو نے کہا تیرا کہا مان گئے ہم

افسوس کوئی چلنے نہ دیا حیلہ گروں کا
ہر شکل عدو کی تیرے پہچان گئے ہم

خاک شہداء نے تیرے پرچم کو دعا دی
لہرا کے جو پرچم نے کہا جان گئے ہم

(عبیداللہ علیم)

MONTHLY **ANSARULLAH**

August 2009
Regd. # CPL-8/MDFD

EDITOR: NASEER AHMAD ANJUM

Ph: (047)-6212982Fax: (047)-6214631(C.Nagar 35460) E-mail:ansarullahpakistan@gmail.com

''اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ سلامت رکھے''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''جماعت احمدیہ کو یہ بھی جہاد کرنا چاہئے کہ پاکستان میں حب الوطن کے احساس کو نمایاں کریں اور بیدار کریں اور زخمی نہ ہونے دیں...... ہر قسم کے خیالات یا ایسے ازم یا ایسے تصورات جو پاکستان کو کسی طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں، ان کے خلاف کوشش کرنا بھی جماعت احمدیہ کا کام ہے...... میں اُمید رکھتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاکستان کو ہمیشہ سلامت رکھے''

(خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 799)